

علم کے قیدی سال بیک وقت نوازا گیا

# علمِ نوح

مولانا محمد رفیع ہزاروی



مکتبہ اہل سنت  
پشاور

علم نحو کے بنیادی مسائل پر

ایک جامع اور آسان کتاب

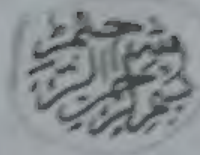
# علمِ نحو

مولانا محمد صدیق ہزاروی

مکتبہ تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ، لاہور





علم نحو کی تعریف : علم نحو ان قواعد کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے کلمات کی ترکیب اور معرب و مثنی ہونے کے اعتبار سے ہر کلمہ کی آخری حالت معلوم ہو۔

قائدہ : اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی عربی زبان لکھنے اور بولنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہتا ہے۔

موضوع : علم نحو کا موضوع "کلمہ اور کلام" ہے۔

### کلمہ کا بیان

لفظ : جو بات آدمی کی زبان سے نکلتی ہے اُسے "لفظ" کہتے ہیں۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) لفظ موضوع

(۲) لفظ مہمل

لفظ موضوع : اگر لفظ بامعنی ہو یعنی جس چیز پر وہ بولا جاتا ہے اُس کا کوئی

وجود ہو تو اُسے لفظ موضوع کہتے ہیں جیسے نرِ یس (ایک

شخص کا نام ہے)

لفظ مہمل : اگر اُس لفظ کا کوئی معنی نہ ہو یعنی وہ کسی چیز کا نام نہ ہو تو اُسے

لفظ مہمل کہتے ہیں جیسے دَیْز (خَیْد کو اُلٹا کر کے پڑھنا)  
کسی آدمی یا چیز کا نام نہیں ہے۔

## لفظ موضوع کی اقسام

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں،

(۱) مفرد

(۲) مرکب

لفظ مفرد یا کلمہ : وہ اکید لفظ جو ایک معنی پر بولا جائے، مفرد یا کلمہ کہلاتا ہے۔ جیسے رَجُل (مرد) ضَرَبَ (اس نے مارا)

## کلمہ کی اقسام

کلمہ کی تین قسمیں ہیں :

(۱) اسم، جیسے رَجُل

(۲) فعل، جیسے ضَرَبَ

(۳) حرف، جیسے اِلیٰ

## اسم کی تعریف :

اسم وہ کلمہ ہے جس کا معنی کسی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو جائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے۔ جیسے کِتَابٌ

## اسم کی اقسام

اسم کی تین قسمیں ہیں، (۱) جامد (۲) مصدر (۳) مشتق



اسم جابد : وہ اسم ہے جو خود بھی کسی لفظ سے نہیں بنتا اور اس سے بھی کوئی لفظ نہیں بنتا، جیسے فَرَسٌ، کَرْدَازُ  
 اسم مصدر : وہ اسم ہے جو خود تو کسی لفظ سے نہیں بنتا لیکن اس سے کسی فعل اور اسم بنتے ہیں، جیسے ضَرَبْتُ اس سے ضَارِبٌ  
 (اسم، ضَرَبْتُ (فعل) وغیرہ مشتق ہوتے ہیں۔  
 اسم مشتق : وہ اسم ہے جو مصدر سے بنتا ہے جیسے تَاصِرٌ (اسم فاعل)،  
 مَنصُورٌ (اسم مفعول)، مَنصُورٌ (اسم ظرف) وغیرہ  
 نَصْرٌ (مصدر سے بنتے ہیں۔

## علامات اسم

اسم کی گیارہ علامات ہیں :

- (۱) اس کے شروع میں الف لام آئے، جیسے الرَّسُولُ
- (۲) اس کے آخر میں تین ہو، جیسے رَیْدٌ
- (۳) اس کے شروع میں حرف جر ہو، جیسے بکتاب (بار حرف جر ہے)
- (۴) مُسند الیہ ہو (اس کی طرف کسی حکم کی نسبت ہو، جیسے رَیْدٌ قَائِمٌ  
 اس میں رَیْدٌ مُسند الیہ ہے کیونکہ اس کی طرف قیام کی نسبت ہے۔
- (۵) مضاف ہو، جیسے غَلامٌ رَیْدٌ (غلام مضاف ہے)
- (۶) مُضَعَّف ہو (اس میں چھوٹائی کا معنی پایا جائے) جیسے رَجُلٌ

(چھوٹا مرد)

- (۷) منسوب ہو (کسی کی طرف اس کی نسبت ہو)، جیسے یَعْقُوبُ اَوْدِیُّ  
 (بغداد کا رہنے والا) بغداد کی طرف نسبت ہے۔

(۸) تشنیہ ہو، جیسے **کِتَابَانِ** (دو کتابیں)

(۹) جمع ہو، جیسے **مِرْجَالٌ** (بہت سے مرد)

(۱۰) موصوف ہو (یعنی اس کی کوئی صفت واقع ہو) جیسے **رَجُلٌ عَالِمٌ**

(رَجُلٌ موصوف ہے)

(۱۱) اس کے آخر میں نائے متحرکہ ملی ہوئی ہو، جیسے **نَاصِرَةٌ** (مدد

کرنے والی ایک عورت)

سوال: فعل کے صیغے بھی تشنیہ اور جمع ہوتے ہیں جیسے **يَضْرِبَانِ** تشنیہ اور **يَضْرِبُونَ** جمع ہے تو تشنیہ اور جمع اسم کی علامات کیسے بن سکتی ہیں؟

جواب: فعل کا تشنیہ اور جمع ہونا فاعل کے اعتبار سے ہوتا ہے اور وہ اسم ہے

جیسے **يَضْرِبَانِ** (وہ دو مرد مارتے ہیں) **يَضْرِبُونَ** (وہ سب مرد

مارتے ہیں) تو فعل ایک ہے فاعل دو یا زیادہ ہیں اس لئے فعل

تشنیہ اور جمع نہیں ہوتا۔

فعل وہ کلمہ ہے جو کسی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر

فعل کی تعریف: اپنے معنی پر دلالت کرے۔ جیسے **عِلْمٌ**، **يَعْلَمُ**۔

فعل کی تین قسمیں ہیں:

فعل کی اقسام: (۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) فعل امر

نوٹ: فعل نفی جحد لم، نفی تاکید بن، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ و خفیفہ،

اور فعل نہی فعل مضارع میں شامل ہیں۔

وہ فعل جو گزرا ہوا زمانہ بتائے، جیسے **نَصَرَ** (اُس

نے مدد کی)

فعل ماضی:

فعل مضارع: وہ فعل جس میں موجودہ اور آئندہ زمانہ پایا جائے، جیسے



يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا)  
وہ فعل جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے، جیسے  
فعل امر: اَنْصُرْ (تو مدد کر)

## فعل کی علامات

فعل کی آٹھ علامات ہیں:

(۱) اس کے شروع میں لفظ قَدْ آتا ہے، جیسے قَدْ سَمِعَ (تحقیق اُس نے سنا)

(۲) اس کے شروع میں حرف سین آتا ہے، جیسے سَيَقُولُ (عنقریب وہ کہے گا)

(۳) اس کے شروع میں لفظ سَوْفَ آتا ہے، جیسے سَوْفَ تَعْلَمُونَ (عنقریب تم جان لو گے)

(۴) اس پر حرف جزم داخل ہوتا ہے، جیسے لَمْ يَضْرِبْ (اُس نے نہیں مارا)

(۵) اس سے ضمیر ملی ہوتی ہے، جیسے ضَرَبْتُ (تو مضموم ضمیر ہے)

(۶) اس کے آخر میں تائے ساکن آتی ہے، جیسے ضَرَبْتُ۔

(۷) وہ کلمہ امر کا صیغہ ہوتا ہے، جیسے اَنْصُرْ۔

(۸) وہ کلمہ نہی کا صیغہ ہوتا ہے، جیسے لَا تَقْرُبْ۔

حرف وہ کلمہ ہے جو اپنا معنی بتانے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو، جیسے اِلٰی — اگر ذَهَبْتُ

اِلٰی الْمَسْجِدِ (میں مسجد کی طرف گیا) میں اِلٰی کے ساتھ ذَهَبْتُ اور

مَسْجِدُ کے الفاظ شامل نہ ہوتے تو اس کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔  
حرف کی علامت یہ ہے کہ وہ مسند اور مسند الیہ  
حرف کی علامات : نہ بن سکے اور نہ ہی وہ اسم اور فعل کی علامات  
کو قبول کرے۔

حرف کا فائدہ : حرف دو کلموں کو ملاتا ہے، کبھی یہ دو اسموں کو ملاتا ہے  
جیسے زَيْدٌ فِي الْمَسْجِدِ کبھی ایک اسم اور ایک  
فعل کو ملاتا ہے جیسے ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ۔ اور کبھی دو فعلوں کو ملاتا  
ہے جیسے أُرِيدُ أَنْ تَقُومَ۔ اور کبھی دو جملوں کو ملاتا ہے جیسے إِنْ جَاءَنِي زَيْدٌ الْكَوْثَرُ۔

حروف کی اقسام : حروف کی دو قسمیں ہیں :

(۱) حروفِ عاملہ جیسے اِنَّ وغیرہ۔

(۲) حروفِ غیر عاملہ جیسے اَلَا وغیرہ۔

نوٹ : تفصیل اپنے مقام پر آرہی ہے۔

دو یا دو سے زیادہ کلموں کے مجموعہ کو مرکب کہتے ہیں،  
مرکب : جیسے غُلَامٌ نَزِيذٌ۔

مرکب کی اقسام : مرکب کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مرکب مفید وہ جس کا فائدہ صمد ہے وہاں

(۲) مرکب غیر مفید

مرکب مفید وہ مرکب ہے کہ جب  
بات کہنے والا بات کہہ کر خاموش  
مرکب مفید (جملہ اور کلام) :



ہو جائے تو سننے والے کو کسی گزشتہ واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو۔  
مثلاً جَاءَ تَرَيْدُ (زید آیا) یہ ایک واقعہ کی خبر ہے۔ رَایْتُ بِالْکِتَابِ (کتاب لکھا) یہ ایک حکم ہے۔

نوٹ: مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہا جاتا ہے۔

جملہ کی اقسام: خبر اور طلب کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جملہ خبریہ (جب خبر دی گئی ہو)

(۲) جملہ انشائیہ (جب کوئی طلب وغیرہ ہو)

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے کہ اس کے کہنے والے کو سچا یا غلط مانا گیا ہو۔  
جیسے کوئی کہے جَاءَ تَرَيْدُ، تو ہو سکتا ہے وہ سچ کہتا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہو۔

جملہ خبریہ کی اقسام: جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جملہ اسمیہ، جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ۔

(۲) جملہ فعلیہ، جیسے عَلِمَ تَرَيْدُ۔

وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہوتا ہے اور دوسرا جز۔  
جملہ اسمیہ: اسم بھی ہو سکتا ہے اور فعل بھی۔ جیسے تَرَيْدُ کَاتِبٌ،  
تَرَيْدُ کَتَبَ۔

نوٹ: جملہ اسمیہ کی پہلی جز مسند الیہ اور دوسری مسند ہوتی ہے، اور عام طور پر پہلی جز کو مبتدأ اور دوسری کو خبر کہتے ہیں۔

یہ جملہ فعلیہ ہے جس کا پہلا حصہ فعل اور دوسرا فاعل ہوتا ہے، نیز پہلے حصہ کو مسند اور دوسرے کو نسبت الیہ کہتے ہیں۔ جیسے

مَسْنَدٌ مَرْنِیْدٌ

ایک کلمہ کی دو سرے کلمے کی طرف اسناد، مَسْنَدُ الیہ اور مَرْنِیْدٌ اس طرح نسبت کرنا کہ مَسْنَدُ والے کو پورا فائدہ حاصل ہو اسناد کہلاتا ہے۔ جس کی طرف نسبت کی جائے اسے مَسْنَدُ الیہ اور جس کی نسبت کی جائے اسے مَسْنَدُ کہتے ہیں۔ جیسے مَرْنِیْدٌ کَاثِبٌ میں کَاثِبٌ (اسم) کی نسبت مَرْنِیْدٌ (اسم) کی طرف ہو رہی ہے اور مَرْنِیْدٌ کَتَبَ میں کَتَبَ (فعل) کی نسبت مَرْنِیْدٌ (اسم) کی طرف ہو رہی ہے۔ اس لئے مَرْنِیْدٌ مَسْنَدُ الیہ اور کَتَبَ کَاثِبٌ مَسْنَدُ ہیں۔ نوٹ، اسم مَسْنَدُ الیہ بھی ہو سکتا ہے اور مَسْنَدُ بھی جبکہ فعل صرف مَسْنَدُ ہوتا ہے مَسْنَدُ الیہ نہیں ہوتا، اور حرف نہ تو مَسْنَدُ الیہ ہوتا ہے اور نہ ہی مَسْنَدُ۔

## جملہ خبریہ کی ترکیب :

(۱) مَرْنِیْدٌ کَاثِبٌ (جملہ اسمیہ) - مَرْنِیْدٌ مبتدا - کَاثِبٌ خبر - مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) کَتَبَ مَرْنِیْدٌ (جملہ فعلیہ) - کَتَبَ فعل ماضی، مَرْنِیْدٌ فاعل، فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) مَرْنِیْدٌ کَتَبَ (جملہ اسمیہ) - مَرْنِیْدٌ مبتدا، کَتَبَ فعل ماضی، اس میں "ہُوَ" ضمیر مستتر (پوشیدہ) اس کا فاعل - فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر - مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



## مشق ترکیب : (خود ترکیب کریں)

اَلْكِتَابُ بَحِيْدٌ ، اَلطَّعَامُ لَيْدِيْدٌ ، شَرِيْدٌ ذَهَبٌ ، قَامَ عَمْرُو ،  
قَرَأَ خَالِدٌ ۔

وہ جملہ سب جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں کیونکہ  
جملہ انشائیہ : اس جملہ میں ایک طلب اور اشارہ ہوتی ہے یعنی کسی  
کام کو وجود میں لانا ہوتا ہے اس لئے سچ یا جھوٹ کا اس کے ساتھ کوئی  
تعلق نہیں ہوتا۔ جیسے اِیْتِ بِاَلْكِتَابِ (تو کتاب لا) ۔

ترکیب : اِیْتِ سیغہ امر ماضی معروف اس میں اَنْتَ ضمیر مستتر (پوشیدہ)  
اس کا فاعل ، ب حرف جار اَلْكِتَابِ مجرور ، جار اور مجرور  
مل کر ظرف لغو ہوا اِیْتِ (فعل) کا ، اِیْتِ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے  
مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

## جملہ انشائیہ کی اقسام : جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں :

- (۱) امر جیسے اِیْتِ بِاَلْكِتَابِ (تو کتاب لا)
- (۲) نہی ، جیسے لَا تَأْكُلُوا اِلَیْرَبُو (سود نہ کھاؤ)
- (۳) استفہام (پوچھنا) ، جیسے هَلْ صَلَّیْتَ (کیا تم نے نماز پڑھی ہے)
- (۴) تمنی (آرزو کرنا) ، جیسے لَیْتَ شَرِیْدًا عَالِمًا (کاش زید عالم ہوتا)
- (۵) ترجی (امید اور توقع کا اظہار) ، جیسے لَعَلَّنَا نَذْهَبُ (شاید  
ہم جائیں)

- (۶) عقود (معاملات) ، جیسے بِعْتُ (میں نے بیچا) ، اِشْتَرِیْتُ

(میں نے خریدا)

(۷) عرض (کسی کام کی ترغیب دینا) ، جیسے **رَدِّ تَبَاہٍ وَ غَفْلَتِ**

کتاب ، کیا تو میرے پاس نہیں آتا رہیں گے تاکہ وہ

(۸) قسم ، جیسے **وَ اَللّٰہُ فَاِنَّہٗ فَاِنَّہٗ** اللہ کی قسم میں خود روزہ رکھ کر

(۹) نداء (پکارنا) ، جیسے **یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ سَلَّمَ**

(اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

(۱۰) تعجب ، جیسے **مَا اَحْسَنَہٗ** (اے کس چیز نے حسین کر دیا)

نوٹ : ان میں جو بظاہر جملہ فعلیہ یا اسمیہ ہیں وہ اگرچہ تقیسات ہیں مگر خبریہ ہیں لیکن جب بطور انشاء استعمال ہوں تو جملہ انشائیہ کہلاتے ہیں مثلاً **بَعَثْتُ** ، **اَشْتَرَّیْتُ** جب خبر دینے کے طور پر ہوں تو جملہ خبریہ ہوتے ہیں لیکن جب عقد کے موقع پر استعمال ہوں تو جملہ انشائیہ کہلاتے ہیں ۔

تقسیمات جملہ : جملہ کی تین تقسیمیں ہیں :

پہلی تقسیم دو قسموں پر مشتمل ہے :

(۱) جملہ خبریہ

(۲) جملہ انشائیہ (ان کی تفصیل آپ پڑھ چکے ہیں)

دوسری تقسیم میں چار قسمیں شامل ہیں ۔ (تفصیل آگے آرہی ہے)

تیسری تقسیم نو قسموں پر مشتمل ہے ۔ (تفصیل آگے ملاحظہ کیجئے)

جملہ کی ذاتی اقسام (دوسری تقسیم) :

جملہ کی ذاتی اقسام چار ہیں :



(۱) جملہ اسمیہ

(۲) جملہ فعلیہ

(۳) جملہ تازی

(۴) جملہ شرطیہ

وہ جملہ جو بستہ اور خبر پر مشتمل ہو۔

جملہ بسیہ

جملہ تازی

وہ جملہ جو محصل اور فاعل سے مرکب ہو، جیسے

جملہ فعلیہ

جملہ شرطیہ

وہ جملہ جو خلاف اور مخلوط سے مل کر بنے، جیسے

جملہ ظرفیہ

جملہ تازی

نوٹ: انہوں کے نزدیک جملہ تازی بھی جملہ اسمیہ ہی ہوتا ہے۔

وہ جملہ جن میں شرط اور خبر، پائی بنا کے، جیسے

جملہ شرطیہ

جملہ تازی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کرو گے میں

تمہاری عزت کروں گا

جملہ کی صفاتی اقسام (تقسیمی تقسیم) : جملہ کی اہم قسمیں ہیں :  
صفات کے اعتبار سے۱۔ جملہ مبیہنہ : وہ جملہ جو پہلے فعل جملے کو واضح کر دے، جیسے  
الْحَمْدُ عَلَى ثَنَاءِ أَقَامِ إِسْمِ وَفِعْلٍ وَحزین : کہہ لی تین اقسام میں : اسم، فعل اور حرف، - إِسْمِ وَفِعْلٍ وَ  
حزین جملہ مبیہنہ ہے اس کے ذریعے علی کی تین قسموں کی وضاحت ہوئی کہ  
اسم، فعل اور حرف ہیں۔

نوٹ: اس جملہ کو منفردہ و تفسیہ یہی کہتے ہیں۔

وہ جملہ جو پہلے جملہ کی علت (وجہ) بیان کرے۔ جیسے حدیث میں ہے  
(۲) مُعَلَّلَةٌ : میں ہے :

ان پانچ دنوں (عیہ الفطر اور ۱۰ تا ۱۳ ذوالحجہ) روزہ نہ رکھو کیونکہ یہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

فَانْهَآ سے آخر تک جملہ معطلہ ہے جس میں ان پانچ دنوں میں روزہ نہ رکھنے کی وجہ (علت) بیان کی گئی ہے۔

دو کلاموں کے درمیان ایسا جملہ جس کا پہلے اور دوسرے کلام سے کوئی تعلق نہ ہو، جیسے :

(۳) جملہ معترضہ : فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا أُولَٰئِكَ تَفْعَلُوا  
فَاتَّقُوا النَّارَ - (الایۃ)  
یہاں لَنْ تَفْعَلُوا جملہ معترضہ ہے۔

یہ جملہ گفتگو کے شروع میں آئے اسے جملہ متانفہ  
(۴) جملہ متانفہ : اور ابتداء یہ کہتے ہیں۔ جیسے نَزِيدُ قَائِمًا  
(زید کھڑا ہے)

وہ جملہ جس کا ماقبل سے تعلق نہ ہو، جیسے لَا يَحْزَنُونَ  
(۵) جملہ مقطوعہ : قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا آپ ان کی بات پر غصین نہ ہوں بیشک تمام عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، یہاں إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا جملہ مقطوعہ ہے کیونکہ لفظی طور پر اس کا پہلے کلام سے کوئی تعلق نہیں۔



(۶۱) جملہ حالیہ : جیسے **جَاءَ نِي نَزِيدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ** (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا) ، **وَهُوَ رَاكِبٌ** جملہ حالیہ ہے ، یہ فاعل کی حالت کو بیان کر رہا ہے ۔ **نَزِيدٌ نَزِيدٌ** (میں نے زید کو دیکھا اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا) **وَهُوَ يُصَلِّي** "مفعول کی حالت بیان کر رہا ہے ۔ **كَلَّمَ نَزِيدٌ عَمْرُوًا وَهُمَا جَا لِسَانٍ** (زید نے عمرو سے گفتگو کی اس حال میں کہ وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے) **وَهُمَا جَا لِسَانٍ** "جملہ حالیہ ہے اور فاعل و مفعول دونوں کی حالت کو بیان کر رہا ہے ۔

(۷) جملہ معطوفہ : وہ جملہ جس کا پہلے جملے پر عطف ہو یعنی درمیان میں کوئی حرف عطف ہو ، جیسے **قَرَأَ نَزِيدٌ وَكَتَبَ عَمْرُوًا** (زید نے پڑھا اور عمرو نے لکھا) اس میں **كَتَبَ عَمْرُوًا** جملہ معطوفہ ہے وہ جملہ جو پہلے کلام کا نتیجہ ہو ، جیسے **الْجَاهِلُ مُنَافٍ** (۸) جملہ نتیجہ : **لِلْعَالِمِ فَالْجَاهِلُ لَيْسَ بِعَالِمٍ** (جہالت علم کے خلاف ہے پس کوئی جاہل عالم نہیں ہوتا) یہاں **فَالْجَاهِلُ لَيْسَ بِعَالِمٍ** پہلے جملہ کا نتیجہ ہے ۔

نوٹ : یہ تمام جملے اپنی اصل کے اعتبار سے جملہ خبریہ یا جملہ انشائیہ ہوتے ہیں ۔

مرتب غیر مفید : مرتب غیر مفید اس مرتب کو کہتے ہیں کہ متکلم جب کلام کر کے خاموش ہو جائے تو سُننے والے کو کسی گزشتہ واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم نہ ہو ، جیسے **غَلَامٌ نَزِيدٌ**

(زیہ کا غلام) ، اسے مرکب تقیید کی آغوش میں لے لیں ۔  
 بنیادی طور پر مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں :  
 مرکب غیر مفید کی اقسام :

(۱) مرکب تقییدی

(۲) مرکب غیر تقییدی

مرکب تقییدی وہ مرکب غیر مفید ہے جس کی دوسری جز  
 پہلی جز پر کی قید ہو جیسے غلام سرائید اور راجل

فاضل

مرکب تقییدی کی اقسام : مرکب تقییدی کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مرکب اضافی

(۲) مرکب توصیفی

مرکب اضافی وہ مرکب غیر مفید ہے جس کی پہلی جز  
 مضاف اور دوسری جز مضاف الیہ ہو ۔ جیسے

غلام سرائید ۔ اس میں غلام کی اضافت (نسبت) زیہ کی طرف  
 ہو رہی ہے ۔

مرکب توصیفی وہ مرکب غیر مفید ہے جس کی پہلی جز موصوف اور  
 دوسری جز صفت ہو ۔ جیسے راجل فاضل

مرکب غیر تقییدی : مرکب غیر مفید کی دوسری قسم مرکب غیر تقییدی  
 ہے یعنی اس کی دوسری جز پہلی جز پر کی  
 قید نہیں ہوتی ۔ جیسے احد عشر ۔



مرکب غیر تقییدی کی اقسام :  
 مرکب غیبی تقییدی کی تین قسمیں ہیں :

مرکب بنائی

(۲) مرکب صوتی

(۳) مرکب منع حرف

مرکب بنائی : یہ وہ مرکب ہے جن کی دوسری ہر کسی حرف کو شامل

ہو جیسے اَخَذَ عَشْرَ اَسَلٍ میں اَخَذَ وَاَعَشَرَ نما  
 اس نے اور عَشْرَ پر تکی ہو جاتے ہیں البتہ اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا سہ بدلتا رہتا  
 ہے جیسے اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ ۔ یہ اَخَذَ عَشْرَ سے  
 اِتَّخَذَ عَشْرَ (گیارہ سے امیں تک) ہوتا ہے ۔

نوٹ : مرکب بنائی کو مرکب تعدادی بھی کہتے ہیں ۔

مرکب صوتی : ایسا مرکب جس کا دوسرا جز صوت (آواز) ہو ۔ جیسے

مِیْنَتِیْنِہ (یہ سینٹ اور وِیْنِہ سے مرکب ہے)  
 وِیْنِہ ہَوِیْنِہ (یہ وِیْنِہ اور وِیْنِہ سے مرکب ہے) ۔

مرکب منع حرف : دو کلمے جو اضافت اور اسناد کے بغیر مل جائیں

اور دونوں کے درمیان ربط دینے والا کوئی  
 حرف نہ ہو جیسے بَعْبَتَا (یہ بَعْلٌ اور بَدَعٌ سے مرکب ہے) اور  
 حَضَرٌ مَوْتَ (یہ حَضَرٌ اور مَوْتَ سے مرکب ہے) ۔

مرکب منع حرف کو مرکب مزجی بھی کہتے ہیں اس کا پہلا جز ہمیشہ فتح پر  
 مبنی ہوتا ہے اور دوسرا حصہ بدلتا رہتا ہے ۔

## سوالات

۱۱) اگر فی الواقع کریں، اس کی طرف سے کیا کیا کریں؟

۱۲) یہ کتاب مغیہ اور اوروں میں کون کون سی ہے؟

۱۳) اس کتاب مغیہ اور اوروں کی تحریک کیا ہے؟

۱۴) اس کتاب مغیہ کی تحریک کیا ہے اور اس کی تحریک؟

۱۵) اس کتاب مغیہ کی تحریک اور اس کی تحریک؟

۱۶) اس کتاب مغیہ کی تحریک اور اس کی تحریک؟

۱۷) اس کتاب مغیہ کی تحریک اور اس کی تحریک؟

۱۸) اس کتاب مغیہ کی تحریک اور اس کی تحریک؟

۱۹) اس کتاب مغیہ کی تحریک اور اس کی تحریک؟

۲۰) اس کتاب مغیہ کی تحریک اور اس کی تحریک؟

۲۱) اس کتاب مغیہ کی تحریک اور اس کی تحریک؟

۲۲) اس کتاب مغیہ کی تحریک اور اس کی تحریک؟

۲۳) اس کتاب مغیہ کی تحریک اور اس کی تحریک؟

## معرب و مبنی

آغازی حرف کی تہ بی نے اعتبار سے اسم کو دو قسمیں ہیں:

(۱) معرب (۲) مبنی

اسم معرب: جس اسم پر آخر عامل کے ہونے سے بدل جائے۔  
اسے اسم معرب کہتے ہیں جیسے جو، نہ، یہ،

تر آیت نہ پید، مَوْرُت پَوَیْد۔ یہاں مزید معرب ہے اور جَاء،  
تر آیت اور یاء عامل ہیں۔ ]

نوٹ : اسم ممکن ترکیب میں واقع ہو تو معرب ہوتا ہے ۔ ۔ اور  
ترکیب کے بغیر مبنی ہوتا ہے جبکہ اسم غیر ممکن مبنی ہوتا ہے اگرچہ ترکیب میں  
واقع ہو۔

اسم مبنی : جس اسم کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے اسے  
اسم مبنی کہتے ہیں، جیسے جَاء ھُوْ لَا ۡء، تر آیت  
ھُوْ لَا ۡء، مَوْرُت پَوَیْد لَا ۡء میں ھُوْ لَا ۡء اسم مبنی ہے عامل کے  
بدلنے سے اس کے آخر میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

اسم ممکن ترکیب میں واقع نہ ہو تو مبنی ہوتا ہے جیسے تر پید، عَمُو۔  
بکو ترکیب کے بغیر مبنی ہیں اور اسم غیر ممکن اگرچہ ترکیب میں واقع ہو لیکن  
مبنی الاصل کے مشابہ ہونے کی وجہ سے مبنی ہوتا ہے جیسے ھُوْ لَا ۡء۔

مبنی الاصل : مبنی الاصل تین چیزیں ہیں،

(۱) فعل ماضی

(۲) امر حاضر معروف

(۳) تمام حروف

نوٹ : مبنی الاصل کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی اصل وضع کے اعتبار  
سے ہی مبنی ہو۔



بنی الاصل سے مشابہت

بنی الاصل سے مشابہت : کی چار صورتیں ہیں :

(۱) اسم میں بنی الاصل کا معنی پایا جائے ، جیسے آئین (اسم) میں بمزة استہام (حرف) کا معنی پایا جاتا ہے اور حرف بنی الاصل ہے ۔

(۲) اسم اپنا معنی ظاہر کرنے میں حرف کی طرح غیر کا محتاج ہو ، جیسے اسمائے موسولہ (التذی و نیرہ) صلہ کے اور اسمائے استارہ (هؤلائے وغیرہ) مشار الیہ کے محتاج ہوتے ہیں ۔

(۳) اسم ، فعل کے قائم مقام ہونے میں بنی الاصل کے مشابہ ہو ، جیسے نزال ، انزل کے قائم مقام ہے اور انزل (امر حاضر معروف) بنی الاصل ہے ۔

(۴) اسم ، تعدادِ حروف کے اعتبار سے حرف کے مشابہ ہو ، جیسے ت ، تا (غیمیں) ، من ، ما (اسم موصول) تین حرف سے کم ہونے کی وجہ سے حرف کے مشابہ ہیں ۔

افعال میں سے فعل مضارع معرب ہے جب

اَفعال اور حروف : نُون تاکید اور نُون جمع و مؤنث سے خالی ہو ۔

باقی تمام افعال بنی ہیں ، اور حروف تمام کے تمام بنی ہیں ۔

نوٹ : مضارع میں نفی جہد بلم ، نفی تاکید بلم ، امر باللام ، اور نہی بھی داخل ہیں ۔

عامل : عامل وہ شے ہے جس کے سبب سے معرب کے آخر میں تبدیلی آتی ہے ، جیسے جاء ترید میں جاء ،

سہ آیت زینا میں سہ آیت اور مؤنث ہوتی ہیں باء حرف بار  
عامل ہے۔

عامل کی اقسام : عامل کی دو قسمیں ہیں،  
(۱) لفظی عامل

(۲) معنوی عامل

لفظی عامل وہ عامل ہے جو لفظوں میں آئے جیسے جاء، شئت، مؤنث۔  
یہ عامل اٹھا توڑے ہیں۔

معنوی عامل سے مراد وہ عامل ہے جو الفاظ میں نہیں ہوتا۔ جیسے مبتدا کا عامل  
ابتداء ہے۔ اور مضارع مرفوع کا عامل اس کا نائب و جازم سے خالی ہونا،  
جس کلمے پر عامل داخل ہو اُسے معمول کہتے ہیں۔ جیسے جاء، شئت  
معمول میں جاء عامل اور شئت معمول ہے۔

وہ حرف یا حرکت جس کے ذریعے معرب کے آخر میں تبدیلی  
اعراب آتی ہے اسے اعراب کہتے ہیں۔ اور اعراب تین ہیں:

(۱) رفع جو فعلیت کی علامت ہے۔

(۲) نصب جو مفعولیت کی علامت ہے۔

(۳) جر جو اضافت کی علامت ہے۔

اقسام اعراب : اعراب کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اعراب بالحرکت

(۲) اعراب بالحرک

جب رفع، نصب، جر حرکت کے ساتھ ہوں تو اسے اعراب بالحرکت

کہتے ہیں جیسے جَاءَ تَرَيْدُ، تَرَايْتُ تَرَيْدًا، مَرَدْتُ يَزِيدٍ میں ضمّہ، فتح، کسرہ حرکات ہیں۔

جب اعراب حرف کے ساتھ ہوں تو اسے اعراب بالحرکت کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ أَبُولُفٍّ، تَرَايْتُ أَبَالَكَ، مَرَدْتُ بِأَبِينِكَ، یہاں رفع واو کے ساتھ نصب الف کے ساتھ اور ہر یار کے ساتھ ہے۔

اگر عامل کے بدلنے سے معرب میں ظاہری اور لفظی و تقدیری اعراب؛ لفظی طور پر تبدیلی واقع ہو تو یہ اعراب لفظی

ہوگا۔ جیسے جَاءَ تَرَيْدُ سے جب تَرَايْتُ تَرَيْدًا اور مَرَدْتُ يَزِيدٍ ہوا تو ضمّہ کی بجائے فتح اور کسرہ آگیا۔ اور اگر ظاہر میں تبدیلی نہ ہو بلکہ محض حالت بدل جائے تو یہ تقدیری اعراب ہوگا، جیسے جَاءَ مُؤَسَّى، مَرَدْتُ بِمُؤَسَّى۔ یہاں عامل کے بدلنے سے معرب کی حالت بدل گئی لیکن ظاہری طور پر اعراب میں تبدیلی نہیں آئی اس لئے اسے تقدیری اعراب (یا تقدیری اختلاف) کہتے ہیں۔

جس حرف پر اعراب آتا ہے اسے محلّ اعراب کہتے ہیں، محلّ اعراب؛ جیسے جَاءَ تَرَيْدُ وغیرہ میں تَرَيْدُ کی وال محلّ اعراب ہے، گویا جَاءَ عامل ہے، تَرَيْدُ معرب ہے۔ ضمّہ اعراب ہے (اور یہ اعراب بالحرکت لفظی ہے) جبکہ وال محلّ اعراب ہے۔

اعراب کے اعتبار سے اسمائے متکلمہ اور ان کے اعراب؛ اسم متکلم کی سولہ قسمیں ہیں اور ان کے اعراب کی نو صورتیں ہیں۔



۱۱ اسم مفرد منصوب صحیح : نویوں کے نزدیک صحیح وہ کلمہ ہے جس کا  
یہ کلمہ کلمہ ثانیہ و ربت نہ ہو جیسے ترید۔

۲ جاری مجرائی صحیح ( قائم مقام صحیح ) : وہ اسم جس کے آخر  
ساکن ہو۔ جیسے دَنُو، صَبِيٌّ۔

۳ جمع مکسر منصوب : وہ جمع جس میں واحد کی بناء سلامت  
نہ رہے، اسے جمع مکسر کہتے ہیں جیسے رَجُلٌ  
ان تینوں کا اعراب حالت رفع میں ضمہ، حالت نصب میں فتح، اور  
حالت ہر میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

## مثالیں

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
جَاءَ تَرِيدٌ	رَأَيْتُ تَرِيدًا	مَرَرْتُ بِتَرِيدٍ
هَذَا دَنُو	رَأَيْتُ دَنُوًا	جِئْتُ بِدَنُوٍ
هُمْ بِرَجُلٍ	رَأَيْتُ رَجُلًا	مَرَرْتُ بِرَجُلٍ

۴ جمع مؤنث سالم : جمع مؤنث سالم وہ جمع مؤنث ہوتی ہے  
جس میں واحد کی بناء سلامت رہے  
اس کے آخر میں الف اور تاء آتی ہے، جیسے مُنِيمات۔ اس کا  
اعراب حالت رفع میں ضمہ اور حالت نصب و جر دونوں میں کسرہ کے  
ساتھ ہوتا ہے۔

## مثال

حالت برّ

حالت نصب

حالت رفع

مَوْرَثٌ بِمُسْلِمَاتٍ

رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ

هُنَّ مُسْلِمَاتٌ

(۵) غیر منصرف؛ وہ اسمِ معرب جس میں متغیض صرف کے اسباب میں سے دو سبب یا ایک سبب جو دو سببوں کے قائل مقام ہو، پایا جاتا ہو، جیسے عُمَرُو۔

غیر منصرف کا اعراب حالتِ رفع میں ضمّہ اور حالتِ نصب و جر دو قوتوں میں فتح کے ساتھ ہوتا ہے۔

## مثال

حالت جر

حالت نصب

حالت رفع

مَوْرَثٌ بِعُمَرُو

رَأَيْتُ عُمَرُو

جَاءَ عُمَرُو

(۶) اسمائے ستّہ مکبرّہ؛ وہ چھ اسماء جو حالتِ تصغیر میں نہ ہوں،

آبٌ، آخٌ، حَمٌ، هُنَّ، قَمٌ اور ذُو جب یہ اسماء یا مرکب کے علاوہ کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب بالحرک ہوتا ہے یعنی حالتِ رفع میں واو، حالتِ نصب میں الف، اور حالتِ جر میں یاء آتی ہے۔

## مثال

حالت جر

حالت نصب

حالت رفع

مَوْرَثٌ بِأَبْنِكَ

رَأَيْتُ أَبَاكَ

جَاءَ أَبُوكَ

۷. مُشْتَقِ (مشتق) بیسے رُخوہ  
 ۸. کَلَامَ رِکَلَتِ تو میری دونوں کتابوں میں یہ جملہ کلام اور کلامتِ ہمد  
 ۹. اِثْنَانِ اور اِثْنَانِ -

ان تینوں کا اعاب بھی بالحواف ہوتا ہے حالتِ رفع میں الٹ اور  
 حالتِ نصب و جر میں یا ماقبل مفتوح ہوتی ہے

### مثالیں

حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
جَاءَ دَجْلَانِ	رَأَيْتُ دَجْلَانِ	مَرَرْتُ دَجْلَانِ
جَاءَ كَلَامَهُمَا	رَأَيْتُ كَلِمَتَهُمَا	مَرَرْتُ بِكَلِمَتِهِمَا
حَارَتَانِ	رَأَيْتُ اثْنَيْنِ	مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ

(۱۰) جمع مذکر سالم بیسے مُسْلِمُونَ (۱۱) اُولُو

(۱۲) عَشْرُونَ (۱۳) تَا تَسْعُونَ (نوشے)

ان تینوں کا اعاب بالحواف ہوتا ہے اور وہ حالتِ رفع میں و او ماقبل مضموم  
 اور حالتِ نصب و جر میں یا ماقبل مکسور ہے۔

### مثالیں

حالتِ رفع	حالتِ نصب	حالتِ جر
جَاءَ مُسْلِمُونَ	رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ
جَاءَ اُولُو مَالٍ	رَأَيْتُ اُولُو مَالٍ	مَرَرْتُ بِاُولُو مَالٍ
جَاءَ عَشْرُونَ رَجَاءً	رَأَيْتُ عَشْرِينَ رَجَاءً	مَرَرْتُ بِعَشْرِينَ رَجَاءً



(۱۳) اسم منقوص : وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ (کھڑی نہ ہو) جیسے مؤمنی۔

(۱۴) جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی اسم جیسا کہ متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غلامی۔

ان دونوں قسموں کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے یعنی لغظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

## مثالیں

حالتِ رفع  
جَاءَ مُؤْمِنِي  
جَاءَ غُلَامِي

حالتِ نصب  
رَأَيْتُ مُؤْمِنِي  
رَأَيْتُ غُلَامِي

حالتِ جر  
مَرَرْتُ بِمُؤْمِنِي  
مَرَرْتُ بِغُلَامِي

(۱۵) اسم منقوص : وہ اسم جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسورہ ہو، جیسے قاضی۔

حالتِ رفع میں فتمہ تقدیری حالتِ نصب میں فتح لغظی اور حالتِ جر میں کسرہ تقدیری ہوتا ہے۔

## مثال

حالتِ رفع  
جَاءَ الْقَاضِي

حالتِ نصب  
رَأَيْتُ الْقَاضِي

حالتِ جر  
مَرَرْتُ بِالْقَاضِي

(۱۶) جمع مذکر سالم جب یاء متکلم کی طرف مضاف ہو، جیسے مُسْلِمُونَ تھیں، یا اسے متکلم کی طرف مضاف ہوئی۔

تو خلافت کی وجہ سے نون گر گیا مُسْلِمُوْنَ ہو گیا واؤ اور یار جمع مجھے  
 واؤ کو یار سے بدل کر یار کا یار میں ادغام کیا تو مُسْلِمُوْنَ ہو گیا۔ اب  
 یار کی مناسبت سے ہم کو کہہ دیا تو مُسْلِمُوْنَ ہو گیا۔  
 نوٹ: چونکہ حالت رفع میں یہ مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمُوْنَ بنا ہے جبکہ  
 حالت نصب اور جر میں مُسْلِمِیْنَ سے مُسْلِمِیْنَ بنایا گیا اس لئے حالت فتح  
 میں واؤ تقریری ہے جبکہ حالت نصب اور جر میں یار لفظوں میں موجود ہے۔

## مثال

حالتِ جر	حالتِ نصب	حالتِ رفع
مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ	رَأَيْتُ مُسْلِمِیْنَ	جَاءَ مُسْلِمِیْنَ

منصرف و غیر منصرف: اسمِ معرب کی ردِ قسمیں ہیں:

(۱) منصرف

(۲) غیر منصرف

منصرف وہ اسمِ معرب ہے جس میں نو اسبابِ منع صرف  
منصرف: میں سے کوئی سبب نہ پایا جاتا ہو، جیسے نَرَأَيْدُ۔ اس کا  
 حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکات (شمر، فتح اور کسر) اور تین آسکتی  
 ہیں، جیسے جَاءَ نَرَأَيْدُ، رَأَيْتُ نَرَأَيْدُ، مَرَرْتُ بِنَرَأَيْدُ۔

غیر منصرف وہ اسمِ معرب جس میں اسبابِ منع صرف  
غیر منصرف: میں سے کوئی دو یا ایک سبب جو دو کے قاطعاً ہو،  
 "باتا ہو، جیسے عَمْرُو، حَمْرُو۔ غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر

گمرہ اور نوزین این آئی اور نہالت ہر میں یہ مفتوح ہوتا ہے۔

## اسباب منع صرف : اسباب منع صرف :

- (۱) عدل جیسے غمور۔
  - (۲) وصف جیسے آخر۔
  - (۳) تانیث جیسے طلحہ۔
  - (۴) معرفہ جیسے ثانیث۔
  - (۵) ائمہ جیسے ابنراہینم۔
  - (۶) جمع جیسے مساحید۔
  - (۷) ترکیب جیسے مغلیہ نیکوٹ۔
  - (۸) الف و نون زائد تان جیسے عمران۔
  - (۹) وزن فعل جیسے احمدا۔
- اسم کا اصل صورت سے کسی دوسری صورت میں بدل جانا

عدل : عدل ہے۔ عدل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) عدل تحقیقی

(۲) عدل تقدیری

عدل تحقیقی : عدل تحقیقی یہ ہے کہ اس کے بدلنے پر غیہ منصف ہونے کے علاوہ کوئی دوسری دلیل بھی دلالت کرے، جیسے ثلث کے معنی ہیں "تین تین"، اس سے معلوم ہوا کہ یہ اصل میں "ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ" تھا کیونکہ معنی کی زیادتی لفظ کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے تو اس میں وصف اور عدل دو سبب ہیں۔



**عدل تقدیری :** عدل تقدیری یہ ہے کہ اس نے عدل کے لئے  
 یہ غیر منصوف ہونے کے علاوہ کوئی دلیل  
 نہ ہو مثلاً غَمَزُ کو غیر منصوف پڑھا جاتا ہے اور اس میں علم ہونے کے  
 علاوہ بظاہر کوئی دوسرا سبب نہیں، حالانکہ غیر منصوف میں دو سبب  
 ہوتے ہیں، لہذا یہاں دوسرا سبب عدل تقدیری ہے کہ اصل میں یہ  
 عَامِزُ ہو گا۔

**نوٹ :-** عدل وزن فعل کے ساتھ بالکل جمع نہیں ہوتا البتہ علمیت  
 اور وصف کے ساتھ جمع ہوتا ہے جیسے غَمَزُ اور ذَفَرُ میں عدل بھی ہے  
 اور یہ دونوں علم بھی ہیں۔ اور ثَلَثُ ، مَثَلَتُ ، اَخَوُ اور جَمَعُ میں  
 عدل بھی ہے اور وصف بھی۔

**وصف :** اسم کا کسی مبہم ذات پر یوں دلالت کرنا کہ اس میں  
 بعض صفات ہی ملحوظ ہوں وصف کہلاتا ہے جیسے اَحْمَرُ۔  
 وصف علمیت کے ساتھ بالکل جمع نہیں ہوتا۔

وصف کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع کے اعتبار سے وصف  
 ہو، جیسے اَسْوَدُ اور اَسْرَقَ اگرچہ سانپ کے نام بن گئے لیکن  
 اصل میں وصفیت کے لئے وضع کئے گئے تھے۔ لہذا غیر منصوف ہونگے۔

**تانیث :** اسم میں علامت تانیث (تاء) پائی جاتی ہو یا  
 تانیث معنوی ہو اس کا علم ہونا شرط ہے جیسے  
 صَلَحَ (تانیث لفظی تاء کے ساتھ) ، تَرَيْنَبُ (تانیث معنوی) ،  
 اگر تانیث معنوی ثلاثی ہو اس کا درمیان والا حرف ساکن ہو اور  
 وہ ٹمہ بھی نہ ہو تو خفیف ہونے کی وجہ سے اسے منصوف بھی پڑھا

جاسکتا ہے جیسے ھند۔

الف مقصورہ اور الف ممدودہ کے ساتھ تائید ہواں میں یہ منصف ہوتی ہے کہ الف دو سببوں یعنی تائید اور لزوم تائید کے نام سے تائید ہر منصرف کا سبب بنتے ہیں۔ مگر یہ کہ علم ہو۔ شرط

**معرفہ** :

جمع ہونا ہے، جیسے تائید۔

عجمی لغت کا لفظ عجمہ کہنا ہے۔ اس کے غیر منصف ہونے

**عجمہ** : کے لئے شرط یہ ہے کہ علم ہو اور تین حروف سے زیادہ ہو جیسے اہیہم، یا تین حرفی ہو لیکن درمیان والا حرف متحرک ہو، جیسے شہر (ایک قلعے کا نام)۔ پس لجاجت منصرف ہے کیونکہ علم نہیں، اور نونہ بھی منصرف ہے کیونکہ اس کا درمیان والا حرف ساکن ہے

یہ ایک سبب، دو سببوں کے قائم مقام ہے۔ اور اس سے

**جمع** : دو سببوں کے قائم مقام ہونے کی شرط یہ ہے کہ تینوں الجھوت

کے وزن پر ہو اور اس کے آخر میں ایسی تار بھی نہ ہو جو حالت وقف میں

بار سے بدل جاتی ہے۔ اس کو تینوں الجھوت اس لئے کہتے ہیں کہ بار

بطور جمع نکسیر جمع ہو چکا اب تیسری بار جمع نہیں ہوگا۔ اس میں الف جمع کے

بعد دو حرف ہوتے ہیں جیسے مساجد، یا ایک حرف مشدّد ہوتا ہے جیسے

دواب، یا تین حرف ہوتے ہیں اور درمیان والا حرف ساکن ہوتا ہے

جیسے مصابیح۔

**ترکیب** : دو یا دو سے زیادہ کلموں کا ایک ہونا ترکیب کہلاتا ہے۔ اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ

ہو اور اس کے درمیان نسبت اضافی یا اسنادی ہو جیسے تَغْلِبْتُ۔

**الف و نون زائدتان :** اگر یہ اسم میں ہوں تو ان کا علم ہونا یہی وجہ ہے کہ سَعْدَانٌ منصرف ہے کیونکہ ہر جنگلی بڑی بوٹی کو سَعْدَانٌ کہا جاتا ہے یہ علم نہیں۔

اور اگر الف و نون زائدتان کسی صفت میں ہوں تو اس کے غیر منصرف ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث قَعْلَانٌ کے وزن پر نہ آئے جیسے سَكْرَانٌ۔ اس کی مؤنث سُكْرَى آتی ہے اس لئے غیر منصرف ہے اور چونکہ نَدْمَانٌ کی مؤنث نَدْمَانَةٌ آتی ہے اس لئے یہ منصرف ہے۔

**وزن فعل :** اسم کا کسی فعل کے وزن پر آنا وزن فعل کہلاتا ہے اس کے لئے شرط یہ ہے کہ یہ وزن رُفْع کے لئے مختص ہو اور فعل سے

منقول ہو کر اسم میں آئے جیسے شَمَّرُوا اور ضُربُوا ، اور اگر فعل کے لئے مختص نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کے شروع میں حروف مضارع میں سے کوئی حرف ہو اور اُس کے آخر میں تاء (جو ہمارے بدل جاتی ہے) نہ آئے جیسے

أَحْمَدُ ، يَشْكُرُ ، تَغْلِبُ ، تَوَجَّسُ غیر منصرف ہیں لیکن يَعْمَلُ منصرف ہے کیونکہ اس کے آخر میں تاء آ سکتی ہے اور یہ يَعْمَلَةٌ بن جاتا ہے۔

**غیر منصرف کا منصرف ہونا :** جس اسم غیر منصرف میں علیت شرط ہو

یا علیت شرط نہ ہو لیکن وہ کسی دوسرے سبب کے ساتھ جمع ہو جائے تو ایسا اسم کو نکرہ بنانے کی صورت میں منصرف پڑھیں گے۔

**نوٹ :** (۱) تائید (لفظی ہو یا معنوی) عجمہ ، ترکیب اور الف و نون زائدتان میں علیت شرط ہے۔



۔ اں اور وں فعل میں ملتا ہے۔ لہذا ان کے ساتھ

جمع ہر جاتی ہے۔  
اگر وہ منقطع صفت ہو یا اس پر الف لام و اخل کر دیا جائے تو اس  
پر حالت جو میں کسرو آجاتا ہے جیسے مَوْنِتٌ بِأَخْمَدٍ کُفٌ اَوْ مَوْنِتٌ مَعِ  
بِأَخْمَدٍ۔

اسم مبنی (غیر ممکن)

اسم مبنی (غیر ممکن) کی اقسام : کی آٹھ اقسام ہیں۔

(۱) مُضمرات

(۲) اسمائے اشارات

(۳) اسمائے موصولہ

(۴) اسمائے افعال

(۵) اسمائے اصوات

(۶) مرکب بنائی

(۷) بعض ظروف

یہ ضمیر کی جن سے اور ضمیر وہ اسم مبنی ہے جو متمکلم

مُضمَرَات : مخاطب یا اُس نائب پر دلالت کرنے کے لئے وضع  
کیا گیا ہو جس کا لفظ یا معنی پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

ضمیر یعنی ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ضمیر متصل

(۲) ضمیر منفصل

متصل : وہ ضمیر ہے جو تنہا مستعمل نہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ضمیر مرفوع متصل : فاعل کے وہ ضمیر جو فعل سے مل ہوئی ہو۔  
ضَرَبْتُ ضَرْبًا ضَرْبْتُ ضَرْبًا

بَنِمَ ضَرَبْتَ ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا  
ضَرَبْتَ ضَرْبًا ضَرْبًا.

(۲) ضمیر منصوب متصل : مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے پیوستہ ہو  
ضَرْبَكَ ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا  
ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا ضَرْبًا

(۳) ضمیر مجرور متصل : مضاف یا حرف پر سے مل کر بنی ضمیر  
غَلَامَكَ غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا  
غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا غَلَامًا  
فِي لَنَا لَكَ لَكَ لَكَ لَكَ لَكَ  
لَهُمَا لَهُمَا لَهُمَا لَهُمَا لَهُمَا لَهُمَا

متفصل : وہ ضمیر ہے جو تنہا مستعمل ہو، اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) ضمیر مرفوع منفصل : فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے الگ ہو۔  
أَنَا نَحْنُ أَنْتَ أَنْتُمْ هُوَ هُمَا هِيَ هُنَّ

(۲) ضمیر منصوب منفصل : مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے الگ ہو۔

إِيَّايَ إِيَّانَا إِيَّاكَ إِيَّاكُمْ إِيَّاهُ  
إِيَّاكَ إِيَّاكَ إِيَّاكَ إِيَّاكَ إِيَّاكَ إِيَّاكَ

نوٹ : یوں یہ نشہ ضمیر میں ہو نہیں۔  
ضمیر مرفوع متصل بعض اوقات پوشیدہ ہوتا ہے اور اس  
ضمیر مستتر : ضمیر مستتر کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مقامات میں ضمیر متصل  
مستتر ہوتا ہے :

(۱) ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب میں ، جیسے  
ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِيَ ۔

(۲) مضارع کے صیغہ واحد متکلم ، جمع متکلم ، واحد ماضی ، واحد ماضی غائب  
اور واحد مؤنث غائب میں ۔ جیسے أَضْرِبُ میں (أَنَا) ، تَضْرِبُ میں  
(أَنْتَ) ، تَضْرِبُ میں (أَنْتَ) ، يَضْرِبُ میں (هُوَ) اور تَضْرِبُ  
میں (رَهِی) ۔

(۳) اسم فاعل کے تمام صیغوں میں جیسے ضَارِبٌ میں (هُوَ) ، ضَارِبَانِ  
میں (هُمَا) ، ضَارِبُونَ میں (هُمْ) ، ضَارِبَةٌ میں (هِيَ) ،  
ضَارِبَتَانِ میں (هُمَا) ، ضَارِبَاتٌ میں (هُنَّ) ۔

(۴) اسم مفعول کے بھی تمام صیغوں میں جیسے مَضْرُوبٌ میں (هُوَ) اور  
مَضْرُوبَةٌ میں (رَهِی) ، آغز تک ۔

نوٹ : صفت مشبہ اور اسم تفضیل کے تمام صیغوں میں بھی ضمیر مستتر  
ہوتا ہے ۔

ضمیر شان و ضمیر قصہ : بعض اوقات ضمیر مرفوع متفصل غائب  
جُملے کے شروع میں آتی ہے اور  
مذکورہ جملہ اس کی وضاحت کرتا ہے ۔ اگر یہ مذکر کی ضمیر ہو تو اُسے ضمیر شان  
کہتے ہیں اور اگر مؤنث کی ضمیر ہو تو اسے ضمیر قصہ کہا جاتا ہے ۔



(۱) ضمیر شاں کی مثال ، هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، تَیْنِ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
ایک ہے)

(۲) ضمیر قصہ کی مثال ، اِنَّكَ تَرٰی نَبَّ قَابِلَةً ، قَصْدٌ یہ ہے کہ زیب  
کھڑی ہے)

**ضمیر فصل :** اگر بتدار کی خبر معذرا اسم تثنیہ میں ہو تو بتہ اور خبر کے درمیان  
ضمیر مرفوع منفصل لائی جاتی ہے جو واحد ، تثنیہ ، جمع ،  
مذکر ، مؤنث ، متکلم ، مخاطب ، اور غائب ہوتے ہیں بتدار کے مطابق ہوتی  
ہے اس ضمیر کو ضمیر فصل کہا جاتا ہے ۔ جیسے تَرٰیذٌ هُوَ اَنْتَ رَحْمٌ ۔ کَافٌ  
تَرٰیذٌ هُوَ اَفْضَلٌ مِنْ عَمْرِو ۔

**اسمائے اشارہ :** وہ اسماء میں جو مشائر الیہ پر دلالت کے لئے وضع  
کئے گئے ہوں یہ پانچ قسم کے الفاظ ہیں جو چھ معانی  
کے لئے آتے ہیں ۔

**نوٹ :** جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشائر الیہ کہتے ہیں ۔

**وجہ حصر :** مشائر الیہ مذکر ہو گا یا مؤنث پھر دونوں صورتوں میں  
واحد یا تثنیہ یا جمع ہو گا ۔ اس طرح کل چھ اقسام بن گئیں ۔  
چونکہ جمع مذکر اور جمع مؤنث کے لئے ایک ہی قسم کا اسم اشارہ استعمال ہوتا ہے  
لہذا پانچ قسم کے اسمائے اشارہ ہیں جو چھ معانی پر دلالت کرتے ہیں ان کی  
تفصیل یہ ہے :

ذَا ، واحد مذکر کے لئے ۔ ذَا ، ذَیْنِ ، تثنیہ مذکر کے لئے (ذَانِ  
حالتِ رفع میں اور ذَیْنِ حالتِ نصب و جر میں ۔ تَا ، تَیْنِ ، تَدُ ، ذَا ،  
ذَیْئُ ، تَیْہی : واحد مؤنث کے لئے ۔ تَانِ ، تَیْنِ : تثنیہ مؤنث کے لئے



عام طور پر غیر ذوی القتل کے لئے اور مَنْ عام طور پر ذوی القتل کے لئے آتا ہے اور ان دونوں میں عموم ہوتا ہے آئی نہ کو نوٹ وہ دونوں کے لئے اور آیت صرف نوٹ کے لئے آتا ہے۔

نوٹ (۱) قبیلہ بنو سلی کی لغت میں ذُو یعنی الَّذِی بھی اسمائے موصولہ میں سے ہے، جیسے ذُو ضَرْبٍ یعنی الَّذِی ضَرْبُكَ (۲) اسم فاعل اور اسم مفعول کے شروع میں جو الف لام ہوتا ہے وہ الَّذِی کا معنی دیتا ہے اور اسم فاعل یا اسم مفعول اس کا صلہ ہوتا ہے جیسے جَاءَ فِي الضَّارِبِ نَزِيدًا یعنی الَّذِی يَضْرِبُ نَزِيدًا۔ جَاءَ فِي الْمَضْرُوبِ غَلَامُهُ یعنی الَّذِی ضُرِبَ غَلَامُهُ۔

(۳) اگر اسم موصول کی طرف ٹوٹنے والی ضمیر مفعول کی ضمیر ہو تو اسے حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے قَامَ الَّذِی ضَرَبْتَهُ كَوَقَامِ الَّذِی ضَرَبْتَ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ :

آئی اور آیت "مَعْرَبٌ" ہیں البتہ جب ان کے صلہ کے شروع والے کلمہ کو حذف کر دیا جائے جیسے ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ عِتِيًّا۔ (تراس صورت میں مبنی ہوں گے یہاں أَشَدُّ سے پہلے هُوَ ضمیر تھی جسے حذف کیا گیا یعنی هُوَ أَشَدُّ)

ہر فعل دو سر ہے جو فعل کا معنی دیتا ہے۔

اسمائے افعال: اسمائے فعل کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اسمائے افعال بمعنی امر حاضر

۲۔ اسمائے فعل بمعنی فعل ماضی

اسمائے فعل بمعنی امر حاضر درج ذیل ہیں:

ثَرَدَ ثَرْدًا وَرَمَتْ رَمًا هَيَّتَ لَكَ هَمًّا دَوَّ

صَفَا س دَقَّتْ دَقًّا رَجَوُ جَنَّتْ جَنًّا آوَا مَفَا ابھی چھوڑا۔ مَفَا: تو غور چھوڑا۔

مَفَا: کبھی چھوڑا۔ ذُوْنَتْ: پکڑو۔ عَيَّنْتَ: لازم پکڑو۔ هَكَّتْ: لٹا۔

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی درج ذیل ہیں:

هَيَّيْتَ، دَوَّرَ، رَجَوَا، مَرَوَاتُ، جَدِيكَ، شَتَّانَ، جُذَّابُوسَے۔

شَتَّانَ کا فاعل دم زک و دو چیزیں ہوتی ہیں۔ جیسے شَتَّانَ شَرَّ يَسْرًا وَ

عَمْرُو: زیادہ اور کم دیکھ دو سر سے جُذَّابُوسَے۔

جو لفظ کسی آواز کی حکایت کے لئے بول جائے

اسمائے اصوات:

یا اس کے ذریعے کسی بن نور کو آواز دی جائے

اسے اسم صوت کہتے ہیں:

۱۔ غَاقَ: کوکے کی آواز۔

۲۔ مَعَا: اونٹ بٹانے کی آواز۔

مرکب بنائی: جب کوئی اسم دو کلموں سے مرکب ہو اور ان کے درمیان

افصائی یا اسنادی نسبت نہ ہو اور اس کا دوسرا کلمہ

کسی حرف کش مل ہو تو اسے مرکب بنائی کہتے ہیں۔ اس کے دونوں جزائر  
فعلی ہوتے ہیں جیسے أَحَدُ عَشَرَ سے رِسْعَةُ عَشْرَتَا۔ اصل میں



یہ آخِذُ وَعَشْرُ اور تِسْعَةُ وَعَشْرُ تھے، البتہ اِثْنَا عَشَرَ کا پسہ  
جزءِ معرب ہے۔

اسمائے ظروف : اسمائے ظروف کی دو قسمیں ہیں :

(۱) ظروفِ زمان

(۲) ظروفِ مکان

ظروفِ زمان : اِذَا - اِذَا - مَتَى - كَيْفَ - اَيَّانَ - مُنْذُ -  
مُنْذُ - قَبْلُ - بَعْدُ - قَطُّ - عَوَضُ - اَفْسُ -  
فَوْقَ - تَحْتَ - حَيْثُ - اَيْنَ - اَنَّى - عِنْدَ -  
ظروفِ مکان : لَدَى - لَدُنْ - قُدَّامَ - خَلْفَ -

یہ ماضی کے لئے آتا ہے اور اس کے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں  
اِذَا : آتے ہیں، جیسے اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور اِذَا الشَّمْسُ  
طَالِعَةٌ۔

مستقبل کے لئے آتا ہے، اور اگر ماضی پر داخل ہو تو اسے  
اِذَا : بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے اِذَا جَاءَ  
نَصْرُ اللّٰهِ۔

اِذَا میں شرط کا معنی بھی پایا جاتا ہے اور اس کے بعد جملہ اسمیہ بھی  
آسکتا ہے، جیسے اِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ۔

یہ شرط یا استفہام کے معنی کے لئے آتا ہے۔ شرط کی مثال  
مَتَى : مَتَى تَصُمُّ اَصْمُ۔ استفہام کی مثال : مَتَى تُسَافِرُ۔  
اَيَّانَ : وقت پوچھنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے اَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ۔

مُنْذِرٌ - مُنْذِرٌ : اگر مٹی کے ساتھ سوال کے جواب میں آئیں تو ابتداءً مدت بتانے کے لئے آتے ہیں، جیسے کسی نے پوچھا : مَتَى مَآرَ آيْتِ شَرِيْدًا (تُو نے زید کو کب سے نہیں دیکھا؟) تو جواب میں کہتا ہے : مَآرَ آيْتُهُ مُنْذِرُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ يَا مُنْذِرُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ یعنی میرے زید کو نہ دیکھنے کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوا۔ اگر کھ کے ساتھ سوال کے جواب میں آئیں تو فوری مدت بتانے کیلئے آتے ہیں، جیسے پوچھا جائے : كَمْ مُدَّةً مَّآرَ آيْتِ شَرِيْدًا (کتنی مدت ہوئی کہ تم نے زید کو نہیں دیکھا؟) اس کے جواب میں کہا جائیگا : مَآرَ آيْتُهُ مُنْذِرُ يَوْمَيْنِ وَمُنْذِرُ يَوْمَيْنِ یعنی اُسے نہ دیکھنے کی تمام مدت دو دن ہے۔

قَبْلٌ - بَعْدٌ : اگر ان کا مضاف الیہ محذوف منوی و متکلم کی نیت میں ہو (تو مبنی ہوتے ہیں جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ یعنی لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ كُلِّ شَيْءٍ وَمِنْ بَعْدِ كُلِّ شَيْءٍ)۔ اور اگر ان کا مضاف الیہ محذوف ہو اور متکلم کی نیت میں بھی نہ ہو یا محذوف ہی نہ ہو تو یہ معرب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مندرجہ بالا آیت کو لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ بھی پڑھا جاتا ہے۔

قَطٌّ : یہ ماضی منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے، جیسے مَآرَ آيْتُهُ قَطُّ (میں نے اُسے بالکل نہیں دیکھا)

عَوَضٌ : یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے اور اس میں اشتغاق کا معنی ہوتا ہے، جیسے لَا اَضْرِبُهُ عَوَضُ (میں اُسے کبھی بھی نہیں ماروں گا)

اَمْسٌ : یہ اہل جواز کے نزدیک کسر پر مبنی ہوتا ہے اور گزرے ہوئے

دن کے لئے آتا ہے، جیسے مَا رَأَيْتُمْ اَنْفِی۔  
ظروف مکان

قَوِّی، تَخْتُ : جب یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ تسلیم کی نیت

میں ہو تو مبنی ہوتے ہیں ورنہ یہ مضاف ہیں۔

قَدْ اَمْرٌ - خَلْفُ : ان کا وہی حکم ہے جو قَوِّی اور تَخْتُ کا ہے۔

حَدِثٌ : اس کے مبنی ہونے کی شرط یہ ہے کہ بدلہ کی طرف مضاف ہو  
جیسے اَجْلِسْ حَدِثٌ یَجْلِسْ نَرِیْدُ۔

اَیْنٌ - اَتِی : یہ دونوں استفہام اور شرط کے لئے آتے ہیں۔  
استفہام کی مثال : اَیْنٌ تَمَشِیْ - اَتِی تَقْعُدُ۔  
شرط کی مثال : اَیْنٌ تَجْلِسْ اَجْلِسْ - اَتِی تَقْعُدُ اَقْعُدُ۔

اَتِی فعل کے بعد ہو تو کَیْفَ کے معنی میں آتا ہے، جیسے فَاَتَوْا  
حَرْشَکُمْ اَتِی سِیْئَتُمْ (کَیْفَ سِیْئَتُمْ)۔

عِنْدَ : یہ فتح پر مبنی ہوتا ہے، جیسے اَلْمَالُ عِنْدَ  
نَرِیْدُ۔

لَدَی - لَدُنْ : دونوں عِنْدَ کے معنی میں آتے ہیں، جیسے  
اَلْمَالُ لَدَی نَرِیْدُ - اَلْبَتَّ عِنْدَ اور

ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ عِنْدَ میں مال وغیرہ کا پاس ہونا ضروری  
نہیں بلکہ اس کی ملک میں ہونا کافی ہے، مثلاً اگر زید کا مال بینک میں  
ہو تو بھی اَلْمَالُ عِنْدَ نَرِیْدُ کہہ سکتے ہیں لیکن لَدَی اور لَدُنْ میں  
مال کا پاس ہونا ضروری ہے۔

نوٹ : اگر غیر مبنی ظروف جملہ یا لفظ ذی طرف مضاف ہوں تو

انہیں فتح پر مبنی پڑھنا جائز ہے ، جیسے هَذَا يَوْمٌ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ  
 يَصْدُقُهُمْ۔ یہاں لفظ 'یوم' ظرف غیر مبنی ہے۔ اسے یَوْمٌ اور یَوْمٌ  
 دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ اسی طرح یَوْمٌ مَبْنِيٌّ اور حَيِّثُ مَبْنِيٌّ لفظ  
 مَبْنِيٌّ اور غَيْرُ مَبْنِيٍّ جب مَا، اَنْ اور اَنَّ سے ملے ہوئے ہوں تو  
 انہیں بھی فتح پر مبنی پڑھنا جائز ہے ، جیسے ضَرْبَتُهُ مِثْلَ مَا ضَرْبَ  
 تَرِيدُ۔ غَيْرُ اَنْ ضَرْبَ تَرِيدُ۔

وہ اسماء جنہیں کسی مبہم (پوشیدہ) چیز پر  
اسمائے کنایات : بولنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ ان کی  
 دو قسمیں ہیں :

- (۱) وہ اسمائے کنایات جو مبہم عدد پر دلالت کریں ، جیسے کَمٌ اور کَذَا۔
- (۲) وہ اسمائے کنایات جو مبہم بات پر دلالت کریں ، جیسے کَيْفٌ ، ذَيْتٌ ۔

## کَمٌ کی اقسام : کَمٌ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) استفہامیہ

(۲) خبریہ

کَمٌ استفہامیہ کا مدخول مفرد ہوتا ہے اور تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب  
 پڑھا جاتا ہے ، جیسے کَمٌ رَجُلٌ عِنْدَكَ ،

کَمٌ خبریہ کا مدخول مفرد ہوا جمع — مجرور ہوتا ہے ۔

مفرد کی مثال : کَمٌ مَالٌ اَنْفَقْتُ ۔

جمع کی مثال : کَمٌ رَجُلٌ لَقِيتُهُمْ ۔



## سوالات

۱۱۔ معرب اور جہنی کی تعریف کریں اور بتائیں کہ کون کون سے کلمے جہنی الاصل ہیں؟

۱۲۔ اعراب کسے کہتے ہیں اور اس کے کون کون سی قسمیں ہیں؟

۱۳۔ اعراب کے اعتبار سے اسمائے ممکنہ کی کتنی قسمیں ہیں ان میں سے پانچ کے نام اور ان کا اعراب لکھیں

۱۴۔ غیر منصروف کسے کہتے ہیں اور اسباب منع صرف کون کون سے ہیں؟

۱۵۔ اسم غیر ممکن کی اقسام کتنی اور کون کون سی ہیں؟

۱۶۔ ضمیر ثانی، ضمیر قصہ اور ضمیر فصل کی وضاحت کریں اور مثالیں بھی لکھیں

۱۷۔ اسمائے کنایات کی کتنی قسمیں ہیں اور کس استعمال میں اور تجربہ کے عمل میں کیا فرق ہے؟

## مرفوعات

مرفوع وہ اسم ہے جس میں فاعلیت کی علامت پائی جاتی ہو۔ فاعلیت کی علامات خبر، واو اور الف ہیں۔ مرفوعات کی آٹھ قسمیں ہیں :

(۱) فاعل

(۲) مفعول مآثر یُسَمَّ ذَرِيعَةُ (نائب فاعل)

(۳) مبتدا

(۴) خبر

(۵) رات وغیرہ کی خبر

(۶) گات وغیرہ کا اسم

(۷) مَا وَ لَا مُشَبَّهَتَیْنِ بِلَیْسَ کا اسم

(۸) لائے نفی جنس کی خبر

## فاعل

برودہ اسم فاعل کہلاتا ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ اس اسم کے ساتھ قائم ہونے کہ اس پر واقع ہو جیسے قائم نہ یَدُ ، تَر یَدُ صَار یَبُ ابْنُوہ اور ماضی ب تَر یَدُ عَمْرُوہ  
ہر فعل کے لئے فاعل مرفوع کا ہونا ضروری ہے اور وہ فاعل دو طرح

کا ہوتا ہے :

۱۔ فاعل ظہر (ظاہر) جیسے ذَہَبَ تَر یَدُ میں تَر یَدُ فاعل ظاہر ہے

۲۔ فاعل ضم (ضمیر) جیسے تَر یَدُ ذَہَبَ میں ذَہَبَ فعل کی ضمیر ہو

فاعل ہے

اگر فعل متعدی ہو تو اس کا مفعول بھی آتا ہے جیسے ضَرَبَ ابْنُ زَيْدٍ عَدُوَّهُ  
اگر فاعل ظاہر ہو تو فعل بیشمار آتا ہے جیسے ضَرَبْتُ مَرْيَمَ مَرَّةً  
ضَرَبْتُ مَرْيَمَ ابْنُ زَيْدٍ ، ضَرَبْتُ ابْنُ زَيْدٍ

اگر فاعل ضم ہو تو فاعل واعداء کے فعل واعداء تشبیہیہ  
فعل تشبیہیہ اور جمع کے لئے جمع کا سیغہ آئے گا مثلاً مَرْيَمَ مَرَّةً ، ابْنُ زَيْدٍ ابْنُ  
ضَرَبْتُ ، ابْنُ زَيْدٍ ابْنُ زَيْدٍ

اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کوئی کلمہ فاعل  
نہ ہو یا فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو ، اور فاعل فعل سے مقدم ہو تو فعل ہمیشہ  
مؤنث آئے گا جیسے قَامَتْ هِنْدُ (مؤنث حقیقی کی مثال) ، اور الشَّمْسُ  
ضَعَّتْ (مؤنث غیر حقیقی کی مثال)

اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کوئی دوسرا کلمہ فاعل  
ہو یا فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو اور فعل مقدم ہو ، یا فاعل جمع مکسر ہو تو ان میںوں صورتوں  
میں فعل مذکر بھی آسکتا ہے اور مؤنث بھی ۔ جیسے ضَرَبَ الْيَوْمَ هِنْدُ اور  
ضَرَبَتْ الْيَوْمَ هِنْدُ (مؤنث حقیقی کی مثال) ، طَلَعَ الشَّمْسُ و  
ضَعَّتِ الشَّمْسُ (مؤنث غیر حقیقی کی مثال) ، قَامَ الرِّجَالُ وَقَامَتِ  
الرِّجَالُ (جمع مکسر کی مثال)

نوٹ :

جب فعل مجہول ہو تو فاعل کو حذف کر کے مفعول کو اس کے قائم مقام  
کر دیا جاتا ہے ۔ یہ مرفوعات کی دوسری قسم ہے ۔





يَمْنُكَ - شَوْءٌ أَهْوَأُ ذَانِبٍ - فِي الدَّارِ رَحْمَةً - سَلَامٌ عَلَيْكَ

اگر وہ اسموں میں سے ایک معروف اور دوسرا نکرہ ہو تو معرف کو مبتدأ اور  
نکرہ کو خبر بنا ضروری ہے۔ اور اگر دونوں حرف ہوں تو ان میں سے جسے  
چاہیں مبتدأ بنا دیں اور دوسرے کو خبر۔ جیسے اللَّهُ، الْيَوْمَ، أَذْهَبَ الْوَيْلُ  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّنَا۔

بعض اوقات جملہ بھی مبتدأ کی خبر واقع ہوتا ہے :

جملہ اسمیہ کی مثال : تَرَيَنَّ أَبُوهُ قَائِمًا۔

جملہ فعلیہ کی مثال : تَرَيَنَّ قَامَ أَبُوهُ

جملہ شرطیہ کی مثال : تَرَيَنَّ إِنْ جَاءَ فِي فَاكْسِرْمَهْ۔

جملہ ظرفیہ کی مثال : تَرَيَنَّ خَلْفَكَ - عَمْرُو فِي الدَّارِ۔

## إِنَّ وَغیرہ کی خبر

إِنَّ ، أَنَّ ، كَأَنَّ ، لِكِنَّ ، لَيْتَ اور لَعَلَّ کی خبر مرفوع ہوتی

ہے۔ یہ حروف مبتدأ اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدأ کو نصب دیتے ہیں

اور اسے إِنَّ وغیرہ کا اسم کہا جاتا ہے۔ اور خبر کو رفع دیتے ہیں اور وہ ان

حروف کی خبر کہلاتی ہے۔ إِنَّ وغیرہ کے داخل ہونے کے بعد إِنَّ کی خبر

مسند ہوتی ہے جیسے إِنَّ تَرَيَنَّ قَائِمًا میں قَائِمٌ مسند ہے۔ إِنَّ وغیرہ

کی خبر مفرد، جملہ اور نکرہ ہونے میں مبتدأ کی خبر جیسا حکم رکھتی ہے لیکن اسے

اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں البتہ ظرف ہونے کی صورت میں مقدم کر سکتے ہیں

کیونکہ ظروف میں وسعت ہوتی ہے جیسے إِنَّ فِي الدَّارِ نَرَيَنَّ ا۔

## کَانَ وَغَیْرَہ کا اسم

کَانَ ، صَارَ ، أَصْبَحَ ، أَمْسَى ، أَضْحَى ، ظَلَّ ، بَاتَ ،  
 اَضَى ، عَادَ ، عَدَا ، سَرَّاحَ ، مَا زَالَ ، مَا قَتَى ، مَا انْفَكَ ،  
 مَا دَامَ ، لَیْسَ ، مَا یَرِخَ افعال ناقصہ کہلاتے ہیں۔ یہ بھی مبتداؤ  
 خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ افعال ناقصہ مبتدا کو رفع دیتے ہیں اور وہ کَانَ  
 وغیرہ کا اسم کہلاتا ہے ، اور خبر کو نصب دیتے ہیں جسے کَانَ وغیرہ کی خبر  
 کہا جاتا ہے۔

کَانَ وغیرہ کا اسم ان افعال کے داخل ہونے کے بعد مستدالیہ ہوتا ہے  
 جیسے کَانَ تَرِیدُ قَائِمًا میں تَرِیدُ مستدالیہ ہے۔ افعال ناقصہ کی خبر کو  
 ان کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے جیسے کَانَ قَائِمًا تَرِیدُ۔ یاد رہے کہ  
 افعال ناقصہ میں سے جن کے شروع میں ما نہیں ان کی خبر کو فعل پر بھی مقدم  
 کرنا جائز ہے اور وہ کَانَ سے سَرَّاحَ تک ہیں جیسے قَائِمًا کَانَ تَرِیدُ۔ اور  
 جن افعال کے شروع میں لفظ ما ہے ان کی خبر کو فعل پر مقدم کرنا جائز نہیں، البتہ  
 لَیْسَ میں اختلاف ہے۔

## مَا وَلَا مُشَبَّهَتَیْنِ بِلَیْسَ کا اسم

مَا وَلَا کا اسم ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مستدالیہ ہوتا ہے۔  
 ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جبکہ لَا نکرہ کے ساتھ مخصوص  
 ہے جیسے مَا تَرِیدُ قَائِمًا ، لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ۔

## لائے نفی جنس کی خبر

لائے داخل ہونے کے بعد یہ سند ہوتی ہے جیسے کہ رخصت و ایندھ

### متصوبات

اسمائے منصوبات کی بارہ قسمیں ہیں :

- |                         |                                     |
|-------------------------|-------------------------------------|
| (۱) مفعول مطلق          | (۲۱) مفعول بہ                       |
| (۳) مفعول فیہ           | (۳۱) مفعول لہ                       |
| (۵) مفعول معہ           | (۶۱) حال                            |
| (۷) تمیز                | (۸۱) مستثنیٰ                        |
| (۹) کَانَ وغیرہ کی خبر  | (۱۰۱) لائے نفی جنس و اسم            |
| (۱۱) اِنَّ وغیرہ کا اسم | (۱۲۱) ما والامشبہ تین بلائیں کی خبر |

### مفعول مطلق

مفعول مطلق اپنے ماقبل فعل کا مصدر ہوتا ہے۔ یہ مفعول کبھی تاکید کے لئے ذکر کیا جاتا ہے جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا۔ کبھی بیانِ نوحہ کے لئے آتا ہے جیسے جَلَسْتُ جَلَسَةً الْقَارِي۔ کبھی بیانِ مدد کے لئے لایا جاتا ہے جیسے جَلَسْتُ جَلَسَةً، جَلَسَتَيْنِ، جَلَسَاتٍ۔ بعض اوقات مفعول مطلق کسی ایسے فعل کا مصدر ہوتا ہے جو اس کے لفظوں سے نہ ہو جیسے قَعَدْتُ جُلُوسًا۔ کسی قرینہ کی وجہ سے مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے آنے والے کو کہا جائے خَيْرٌ مُّقَدِّمٍ یعنی قَدِمْتَ

قَدْ وَتَا خَيْرَ مَقَدِّمٍ ، لفظ خیر اسم تفضیل ہے اور یہ اس پر موقوف قد و ما  
یا مضاف الیہ مَقَدِّم کے اعتبار سے مصدر کا معنی دیتا ہے بعض اوقات  
مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا واجب بھی ہوتا ہے اور یہ محض سماع پر  
موقوف ہے جیسے شُکْرًا اور سَقِيًّا۔

## مفعول بہ

یہ اس شے کا اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُ  
مَرِيْدًا۔ کبھی مفعول بہ اپنے فاعل پر بھی مقدم ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُ عَمْرُوَ  
مَرِيْدًا۔ مفعول بہ کا فعل پانچ جگہ حذف ہوتا ہے ، ایک جگہ جواز جبکہ  
قرینہ موجود ہو جیسے مَنِ اخْرَبْتُ کے جواب میں صرف مَرِيْدًا کہا جائے  
یعنی اخْرَبْتُ مَرِيْدًا ، اور چار جگہ وجوباً حذف ہوتا ہے ۔ ایک جگہ حذف  
سماعی ہے اور باقی قیاسی ہے ۔

(۱) سماعی ، جیسے اَمْرًاۗءَ وَنَفْسًاۢ یْمَنی دَعَاۗءُ وَنَفْسًاۢ۔ وَانْتَهَوْا  
خَيْرًاۗ لَّکُمْۚ یَعْنِی رَانْتَهَوْا عَنِ التَّثْلِیْثِ وَاقْصِدُوا خَيْرًا لَّکُمْ۔  
اَهْلًا وَسَهْلًا یَعْنِی اَتَّيْتُ مَكَانًا اَهْلًا وَوَطِئْتُ مَكَانًا سَهْلًا۔  
(۲) ڈرانے کے لئے ، جیسے اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ یَعْنِی اَتَّيْتُ نَفْسًا  
مِنْ اَلْاَسَدِ۔ بعض اوقات مُخَذَّرَمْنُ (جس سے ڈرایا یا باا سب) کو تندر  
کے ساتھ لایا جاتا ہے۔ جیسے اَلطَّرِیْقُ اَلطَّرِیْقُ یَعْنِی اَتَّيْتُ الطَّرِیْقَ  
یَا اِجْتَنِبِ الطَّرِیْقَ۔

مفعول بہ کے عامل کو بشرط تفسیر حذف کرنا یعنی سبب اسم کے بعد  
فعل یا شبہ فعل یوں واقع ہو کہ وہ اس کی ضمیر یا متعلق میں عامل ہونے



کی وجہ سے خود اس اسم (مفعول بہ) میں عمل کرتا ہو جس پر یہ اسم لایا گیا ہو۔  
 شے فعل کو ضمیر یا متعلق سے الٹ کیا جائے تو وہ اس میں عمل کرتا ہو۔  
 میں مفعول بہ کے عامل کو حذف کرنا واجب ہے جیسے تَرٰیْدُ ضَمَّیْنِ  
 (۱۳) منادی کا فعل حذف کرنا واجب ہے اور حرف نہ اس کے ساتھ  
 ہوتا ہے جیسے یَا تَرٰیْدُ اصل میں اَدْعُوْا تَرٰیْدُ یَا اَهْلَ تَرٰیْدُ

## منادی

منادی وہ اسم ہے جسے حرف نہ لے سائز چار ہوتے۔ تہذیب نہ  
 پانچ ہیں۔  
 یا۔ آیا۔ ھٰت۔ آئی۔ ہمزہ مفتوحہ۔

## منادی کی اقسام

اگر منادی مفرد معرب ہو تو علامہ رفع یعنی صمۃ۔ الف۔ و۔ د۔ ہ۔  
 جنی ہوتا ہے جیسے یَا تَرٰیْدُ۔ یَا مَرِیْدُ۔ یَا مَرِیْدُ۔ اگر منادی کے  
 شروعات میں لام استغناء ہو تو منادی مجرور ہوگا جیسے یَا تَرٰیْدُ۔ اگر منادی  
 کے آخر میں استغناء کا الف نکلا جائے تو منادی مسنونہ ہوگا۔ جیسے  
 یَا تَرٰیْدُ اَہ۔ اگر منادی مضاف ہو یا مشابہ مسانن ہو یا کریمین ہو تو  
 منادی منسوب ہوتا ہے۔ علی الترتیب متاخر اس طرح ہیں۔  
 یَا عَجَبُ اللّٰہ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ اور ا۔ جب کہ کسی کو منادی کے  
 خذ پیدا ہو۔

اگر منادی کے شروعات میں الف یا ہ ہو تو معرفت یا معرفت نہ

درمادی کے درمیان آیتھا یا آیتھا لے میں جیے یا آیتھا الرّجل،  
یا آیتھا الرّجل۔

## نوٹ

(۱) تخفیف کے لئے منادی کے آخری حرف کو حذف کرنا بھی جائز ہے اور اس کو ترخیم کہتے ہیں جیسے یا مالک سے یا مال - یا منصوٰر سے یا منص - یا عثمان سے یا عثم وغیرہ - منادی مرخم میں ضمہ اور اصل حرکت دونوں جائز ہیں جیسے یا حارث سے یا حار اور یا حار دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(۲) حرفِ ندا یا، وَا کی طرح مندوب میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے یا نرید ک، وَا نرید اک - یاد رہے کہ جس پر رویا جائے اسے مندوب کہتے ہیں۔ لفظ ”وَا“ اس کے ساتھ خاص ہے۔ جبکہ یا ندا اور مندوب دونوں کے درمیان مشترک ہے۔

## مفعول فیہ

اُس وقت اور جگہ کا نام ہے جس میں فعل واقع ہوا، اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں :

(۱) ظرفِ زمان

(۲) ظرفِ مکان

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں :

(۲) محدود

(۱) مبہم

مبہم : اس ظرف کو کہتے ہیں جس کے لئے کوئی حد مقرر نہ ہو۔  
 محدود : اس ظرف کو کہا جاتا ہے جس کی کوئی حد مقرر ہو۔  
 ظرفِ زمانِ مبہم : دَہْرٌ ، حَیْنٌ ۔  
 ظرفِ مکانِ محدود : یَوْمٌ ، لَیْلَةٌ ، شَہْرٌ ، سَنَةٌ ۔  
 ظرفِ مکانِ مبہم : خَلْفٌ ، قَوْفٌ ۔  
 ظرفِ مکانِ محدود : دَارٌ ، سُوْقٌ ۔

### نوٹ

ظرفِ زمانِ مبہم اور محدود دونوں منصوب ہوتے ہیں اور ان میں حرفِ جرّیٰ مقدر ہوتا ہے جیسے صُمْتُ دَہْرًا اور سَافَرْتُ شَہْرًا یعنی فِی دَہْرٍ اور فِی شَہْرِ ۔ ظرفِ مکانِ مبہم بھی منصوب ہوتا ہے، جیسے جَلَسْتُ مَخْلُقَكَ وَ أَمَّا مَكَ ۔ لیکن ظرفِ مکانِ محدود میں حرفِ جرّیٰ کا لفظاً پایا جانا ضروری ہے، اس لئے یہ منصوب نہیں ہوتا جیسے جَلَسْتُ فِی الدَّارِ ، فِی السُّوقِ ، فِی الْمَسْجِدِ ۔

### مفعول لہ

یہ اس مفعول کا نام ہے جس کے سبب سے فعل مذکور واقع ہوا اور اس میں لام مقدر ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُهُ تَأْدِیْبًا اِیْلِیْلِ تَأْدِیْبٍ ، قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا اِیْلِیْلِ جُبْنٍ ۔

### مفعول معہ

یہ وہ مفعول ہے جو واؤ کے بعد مذکور ہوا اور وہ (واؤ) مَع کے معنی میں

ہو اس کا عامل فعل ہوتا ہے جیسے جَاءَ الْيَتِيمَ وَالْجَبَّاتِ ، جَنَّتْ أَنَا وَ  
تَرَيْدَا۔ یہاں ”وَاو“ ”مَعَ“ کے معنی میں ہے۔ یعنی مَعَ الْجَبَّاتِ ۔  
اور مَعَ تَرَيْدَا۔

اگر فعل لغفوں میں ہو اور عطف جائز ہو تو مفعول معذ کو مرفوع و منصوب  
دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں جیسے جَنَّتْ أَنَا وَ تَرَيْدَا وَ تَرَيْدَا ۔  
اور اگر عطف جائز نہ ہو تو نصب ضروری ہوگا جیسے جَنَّتْ وَ زَيْدًا ۔  
اور اگر فعل معنوی طور پر ہو اور عطف جائز ہو تو عطف کا اعتبار ضروری ہوگا  
جیسے مَا لَزَيْدٍ وَ عَمْرٍو ۔ اور اگر عطف جائز نہ ہو تو منصوب پڑھنا ضروری  
ہوگا جیسے مَا لَكَ وَ تَرَيْدَا ، مَا شَأْنُكَ وَ عَمْرٍو ۔ اس وقت معنی یہ ہوگا  
کہ ”تو زید سے کیا سلوک کر رہا ہے۔“

## حال

وہ لفظ جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت پر دلالت کرے اسے  
حال کہا جاتا ہے جبکہ فاعل یا مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں۔ مثالیں ؛  
فاعل کی حالت جیسے : جَاءَ فِي تَرَيْدٍ سَاكِبٌ ۔  
مفعول کی حالت جیسے : ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُودًا ۔  
دونوں کی حالت جیسے : لَقِيتُ عَمْرًا ذَا كَبَيْنٍ ۔

کبھی ”ذوالحال“ فاعل معنوی ہوتا ہے جیسے تَرَيْدٌ فِي الدَّارِ قَائِمًا ۔  
اس میں ”اِسْتَقَرَّ“ پوشیدہ ہے ، اصل عبارت یوں ہے : زَيْدٌ  
اِسْتَقَرَّ فِي الدَّارِ قَائِمًا۔ کبھی مفعول بہ بھی معنوی ہوتا ہے جیسے هَذَا زَيْدٌ  
قَائِمًا یعنی ”الْمُشَارِ اِلَيْهِ قَائِمًا هُوَ تَرَيْدٌ“ حال کا عامل فعل لفظی

یا معنوی ہوتا جیسے ضَرَبْتُ ثَرِيدًا اَرَاكِیَا (فعل لغفل کی مثال، اور ذَرِیۃً  
 فِي الدَّارِ قَارِئًا (فعل معنوی کی مثال۔ یہاں اِسْتَقَرَّ محذوف ہے۔  
 حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا مثالوں  
 سے واضح ہے۔ اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو اس پر مقدم کرنا واجب  
 ہے جیسے جَاءَ فِي ثَرَاكِیَا رَجُلًا۔ یہ تقدیم اس لئے نہ دینی ہے نہ  
 حالتِ نصب میں صفت کے ساتھ التباس نہ آنے جیسے ثَرَاكِیَا  
 ثَرَجُلًا ثَرَاكِیَا۔ بعض اوقات جملہ خبریہ بھی حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے  
 جَاءَ فِي ثَرَاكِیَا وَغُلَامًا ثَرَاكِیَا (جملہ اسمیہ)۔ یَوَکِبُ غُلَامًا  
 (جملہ فعلیہ) اور کبھی کسی قرینہ کی وجہ سے حال کے عامل کو محذوف بھی  
 کر دیا جاتا ہے جیسے مسافر سے کہا جائے سَالِمًا غَائِبًا یعنی تَوَاجِعُ  
 سَالِمًا غَائِبًا۔

## تمیز

وہ اسم نکرہ ہے جو مقدار یعنی عدد، ناپ، وزن یا مساحت  
 (فاصلہ) وغیرہ مبہم امور کے بعد ذکر کیا جاتا ہے تاکہ وہ اس ابہام  
 (پوشیدگی) کو دور کرے۔

مثالیں:

(عدد کی مثال)	عِنْدِي عِشْرُونَ رَجُلًا
(ناپ کی مثال)	عِنْدِي كَفِيرَانِ بُرَّاءٍ
(وزن کی مثال)	عِنْدِي مِثْوَانِ سَمْنًا
(مساحت کی مثال)	مَا فِي السَّمَاءِ قَدَرُ رَحْمَةٍ تَحَابًا



عَلَى السَّيْرِ مَثَلًا تَرِيدًا - (مقیاس کی مثال)

بعض اوقات تمیز، مقدار کے علاوہ بھی آتی ہے جیسے هَذَا خَاتَمٌ حَدِيدًا - هَذَا سَوَارٌ ذَهَبًا۔ اس صورت میں تمیز اکثر مجرور ہوتی ہے جیسے هَذَا خَاتَمٌ حَدِيدٌ - کبھی تمیز جملہ کے بعد واقع ہوتی ہے تاکہ اس کی نسبت میں پائے جانے والے ابہام کو دور کر دے جیسے طَابَ تَرِيدٌ نَفْسًا يَا أَبَتَا يَا عَلَمًا۔

## مُسْتَشْنِیٰ

وہ لفظ جو اِلَّا وغیرہ (حرف استثناء) کے بعد ذکر کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ اس لفظ کی طرف وہ بات منسوب نہیں جو اِلَّا وغیرہ کے ماقبل کی طرف منسوب ہے۔

## اقسامِ مستثنیٰ

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مستثنیٰ متصل

(۲) مستثنیٰ منقطع

مُسْتَشْنِیٰ مُتَّصِلٌ وہ مستثنیٰ ہے جسے اِلَّا وغیرہ حرف استثناء کے ذریعے متعدد سے خارج کیا گیا ہو، یعنی وہ مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو۔ جیسے جَاءَ بَنِي الْقَوْمِ تَرِيدًا۔ زید قوم کا ایک فرد ہے۔

مُسْتَشْنِیٰ مُنْقَطِعٌ وہ مستثنیٰ ہے جو اِلَّا وغیرہ کے بعد مذکور ہو لیکن متعدد سے نہ نکالا گیا ہو کیونکہ وہ مستثنیٰ منہ میں داخل ہی نہیں ہوتا۔

## مستثنیٰ کا اعراب

(۹) اگر مشق متصل ہو۔ اِلَّا کے بعد ہو۔ کاؤم موجب میں واقع ہو۔  
جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمِ اِلَّا شَيْئًا۔

(ج) کہ وہ غیر موجب ہو اور پیشی پیشی منہ پر مقدم ہو۔ جیسے مایہ: فی: لا  
ترید: احد۔

۱۰. مَا خَلَا، وَرَاعَدَ، لَيْسَ، أَوْ، لَا يَكُونُ کے بعد ہو جیسے جَوَّافِ  
النَّمِيَّةِ مَا خَلَا تَرِيدًا وَفَرًا۔

۳۔ اگر مستثنیٰ نمونہ ہو یعنی اِذَا کے بعد کو مرفیہ موجب میں واقع ہو اور  
مستثنیٰ منہ کو نہ ہو تو مستثنیٰ کا اعراب مائل کے مطابق ہو گا  
جیسے مَا جَاءَ فِي الْاَنْزِيْدَا - مَا رَآَيْتُ اِلَّا اَنْزِيْدَا - مَا صَوَّرْتُ  
اِلَّا اَنْزِيْدَا۔

(م) اگر مستثنیٰ لفظ غَيْرَ ، سِوَا کے بعد واقع ہو تو مجرور ہوتا ہے اور اگر حَاشَا کے بعد واقع ہو تو اکثر نحوییوں کے نزدیک مجرور ہوتا ہے جبکہ بعض کے نزدیک منصوب ہوتا ہے ، جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمِ غَيْرُ تَرْيِدٍ - سِوَا تَرْيِدٍ - حَاشَا تَرْيِدٍ -

## لفظ غَيْرَ کا اعراب

لفظ غَيْرَ " کا اپنا اعراب وہی ہوتا ہے جو اِلَّا کے بعد مستثنیٰ کا ہوتا ہے جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمِ غَيْرُ تَرْيِدٍ - غَيْرُ حِمَارٍ - مَا جَاءَ فِي غَيْرُ تَرْيِدٍ الْقَوْمِ - مَا جَاءَ فِي أَحَدٍ غَيْرُ تَرْيِدٍ وَغَيْرُ تَرْيِدٍ - مَا جَاءَ فِي غَيْرُ تَرْيِدٍ مَا رَأَيْتُ غَيْرُ تَرْيِدٍ - مَا صَرَفْتُ بغير تَرْيِدٍ -

## لفظ غَيْرَ کا استعمال

لفظ غَيْرَ " کو صفت کے لئے وضع کیا گیا ہے لیکن کبھی یہ استثناء کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اِلَّا استثناء کے لئے موضوع ہے لیکن بعض اوقات بطور صفت استعمال ہوتا ہے جیسے ارشادِ خداوندی ہے "لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِذًا لَفَسَدَتَا" - یہاں اِلَّا " غَيْرَ " کے معنی میں ہے یعنی غَيْرُ اللّٰهِ -

## كَانَ وغیرہ کی خبر

كَانَ وغیرہ کی خبر ان افعال کے داخل ہونے کے بعد مسند ہوتی ہے

جیسے کات تریداً منطقیّاً۔ اس کا معنی یہ ہے تو جتنے کی خبر ہو ہے  
البتہ یہ معرفہ ہو تو اسے اس کے اسم پر متعذر نہ کہتا ہیں۔ جیسے کات المنطقی  
تریداً۔ لیکن جتنے کی خبر حذف ہونے کی صورت میں جہاں پر متعذر نہیں  
ہوں۔ کیونکہ اس طرف جتنے کی خبر میں تیز نہیں ہو سکتی۔

## ان وغیرہ کا اسم

ان وغیرہ کا اسم ان صورت کے داخل ہونے کے بعد مستند ہوتا  
ہے جیسے ان تریداً قانہ۔

## لائے نفی جنس کا منصوب

جس اسم پر لائے نفی جنس داخل ہو کر اسے نصب دیتا ہے وہ  
مستند الیہ ہوتا ہے۔

یہ کبھی نکرہ مضاف ہوتا ہے جیسے لا غلام تر جہر فی سائرہ۔

یا مضاف کے مشابہ ہوتا ہے جیسے لا عسیرین در خمر فی یکسیر۔

اگر لا کے بعد نکرہ مضاف ہو تو وہ فتح پڑتی ہے جیسے لا عسیر فی سائرہ۔

اور اگر لا کے بعد خبر مضاف ہو یا لا اور نکرہ کے درمیان فصل ہو تو لا کا

مداخل مرفوع ہوگا اور دوسرے اسم کے ساتھ بھی لا کو لانا ضروری ہوگا

جیسے

لا زیندا فی الدار ولا عسیرہ (موقوفہ کی مثال)

لا فیہا ترجل ولا اضرأہ (نکرہ کی مثال)

اگر تکرار لا ہو اور دونوں لا کے بعد متعذر نکرہ ہو تو اسے

پڑھنا جانتا ہے :

(۱) دونوں مفتوح ، جیسے : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(۲) دونوں مرفوع ، جیسے : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(۳) پہلا مفتوح دوسرا منصوب : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(۴) پہلا مفتوح دوسرا مرفوع ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(۵) پہلا مرفوع دوسرا مفتوح ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

بعض اوقات کسی قرینہ کی وجہ سے لا کے اسم کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے لَا عَلَيْكَ يَعْنِي لَا يَأْسَ عَلَيْكَ ۔

## ما و لا مشبہتین بلیس کی خبر

جو ما اور لا ، لَيْسَ کے مشابہ ہیں ان کی خبر، ان کے داخل ہونے کے بعد مسند ہوتی ہے جیسے مَا تَرِيدُ قَائِمًا ۔ لَا تَرَجُلُ حَاضِرًا ۔ اگر ما اور لا کی خبر الا کے بعد واقع ہو یا اسم پر مقدم ہو، یا ما کے بعد حرفِ اِنْ کا اضافہ کیا جائے تو ان تینوں صورتوں میں عمل باطل ہو جائے گا، یعنی ما اور لا کی خبر منصوب نہیں ہوگی ۔  
ترتیب وار مثالیں :

مَا تَرِيدُ إِلَّا قَائِمٌ ۔ مَا قَائِمٌ تَرِيدُ ۔ مَا اِنْ تَرِيدُ قَائِمٌ ۔

مذکورہ بالا بحث اہل حجاز کی لغت کے مطابق ہے ۔ ان کے نزدیک ما اور لا خبر کو نصب دیتے ہیں ، جیسے مَا هَذَا بَشَرًا ۔ لیکن بنو تمیم کے نزدیک ما اور لا عمل نہیں کرتے ، جیسے شاعر کا قول ہے : ۵



بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَقْفُوفٍ كَالْفُضَيْنِ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ تَنَسِّبُ

فَأَجَابَ مَا قُتِلَ الْمَحَبَّةَ حَرَامًا

یہاں لفظ حرام "ما" کی خبر ہونے کے باوجود مرفوع ہے۔

2015، 2016

## مجرورات

اسم مجرور وہ اسم ہے جس کی طرف کسی چیز کی نسبت حرف جر لفظی یا تقدیری کے واسطے سے ہو۔ اگر حرف جر لفظی ہو تو یہ کیسے یا مجرور مادی ہے جیسے مَرَدَتْ بَرَزَيْنِ۔ اگر حرف جر تقدیری ہو تو شیعہ ہو۔ نو اس باب کو مضاف مضاف الیہ کہا جاتا ہے جیسے غَلَامٌ بَرَزَيْنِ۔ یہاں غلام پوشیہ ہے یعنی غَلَامٌ بَرَزَيْنِ۔

## نوٹ

- (۱) مضاف پر تنویں نہیں آتی جیسے غَلَامٌ بَرَزَيْنِ۔
- (۲) اضافت کی وجہ سے تشبیہ اور جن کا فون کر جاتا ہے جیسے غَلَامٌ بَرَزَيْنِ۔

مُسَيِّدٌ مَضْرِبٌ۔ اس میں غَلَامَانِ اور مُسَيِّدُونَ تھے۔

## اضافت کی قسمیں

اضافت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اضافت لفظیہ

(۲) اضافت معنویہ

اضافت معنویہ یہ ہے کہ مضاف صیغہ صفت نہ ہو اور اپنے معمول

۱۲  
کی طرف مضاف ہو، جیسے غَلَامٌ تَرِيدٌ۔

اضافۃ لفظیہ یہ ہے کہ مضاف صیغہ صفت ہو اور اپنے مہمول کی  
طرف مضاف ہو، جیسے ضَارِبٌ تَرِيدٌ میں ضَارِبٌ صیغہ صفت ہے۔

## اضافۃ کا فائدہ

اضافۃ معنویہ میں مضاف الیہ وہ ہو تو مضاف بھی معرفہ بن جاتا ہے  
جیسے غَلَامٌ تَرِيدٌ۔ اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف کی تخصیص ہو جاتی  
ہے جیسے غَلَامٌ سَرَّاجٌ۔ اضافۃ لفظیہ کا فائدہ یہ ہے کہ کلام مختصر  
ہو جاتا ہے۔

## سوالات

(۱) معرف کون سا اسم ہوتا ہے یہ معرفات کی کتنی اور کون کون سی

اقسام ہیں؟

(۲) مبتدأ معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ؟ اگر نکرہ کو بتایا جائے تو کیا نظر لینا  
اختیار کیا جائے گا؟

(۳) اِنّ وغیرہ کا عمل بتائیں، اور یہ بھی بتائیں کہ کَانَ سے ساتھ اور  
کون کون سے افعال ہیں جن کا اسم معرف ہوتا ہے؟

(۴) منصوبات کی کل اقسام بتائیں نیز مفعول بہ کا فعل حذف کرنا بتائیں  
ہے یا واجب ہے دونوں صورتوں کی وضاحت کریں؟

(۵) منادی کسے کہتے ہیں اور حروف ندا کتنے اور کون کون سے ہیں؟

(۶) تَرْخیم کا کیا مطلب ہے؟ نیز مندوب کسے کہتے ہیں اور اس کے لئے

کون کون سے حروفِ تہا استعمال ہوتے ہیں؟  
(۷) ذوالحال اور حال کی تعریف کریں اور بتائیں کہ ذوالحال نکرہ ہوتا ہے یا معرفہ؟

(۸) تمیز کی تعریف کریں اور اس کی صورتیں بیان کر کے مثالیں بھی لکھیں۔  
(۹) مستثنیٰ کسے کہا جاتا ہے اور اس کے اعراب کی کتنی صورتیں ہیں تفصیل سے بتائیں؟

(۱۰) اضافت کی کتنی قسمیں ہیں، وضاحت کریں اور مثالیں بھی لکھیں۔

## توابع

تابع وہ دوسرا اسمِ معرب ہے جس کا اعراب ایک ہی جہت سے پہلے اسم کے مطابق ہو۔ مثلاً جَاءَ تَرَيْدُ عَالِمٌ، یہاں تَرَيْدُ کا عامل لفظ جَاءَ ہے اور عَالِمٌ صفت ہے، یہ اس لئے مرفوع ہے کہ اس کا موصوت تَرَيْدُ مرفوع ہے۔

## اقسامِ تابع

تابع کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) صفت

(۲) عطفِ بحرف

(۳) تاکید

(۴) بدل

(۵) صفت وہ تابع ہے جو اپنے مقبوع یا مقبوع کے متعلق میں پائے جائیں گے

عمی، دلالت کرے۔ جیسے جَاءَ نِي رَجُلٌ عَالِمٌ، یہاں لفظ عَالِمٌ اپنے متبوع "رَجُلٌ" میں پائی جانے والی صفتِ علم پر دلالت کرتا ہے اور جَاءَ نِي رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوهُ، اس میں عَالِمٌ، رَجُلٌ کے متعلق یعنی ابوہ میں پائی جانے والی صفت پر دلالت کرتا ہے۔ صفت کو نعت بھی کہا جاتا ہے۔

صفت کی پہلی قسم میں تابع و نسل یا توں میں سے چار باتوں میں بیک وقت اپنے متبوع کی اتباع کرتا ہے :

(۱) اعراب (رفع، نصب، جر) (۲) تذکیر و تانیث  
(۳) واحد، تشبیہ، جمع (۴) تعریف و تنکیر (معرفة اور نکرہ ہونا)  
مثالیں :

جَاءَ نِي رَجُلٌ عَالِمٌ - امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ - رَجُلَانِ عَالِمَانِ -  
مَرْءَتَانِ عَالِمَتَانِ - رِجَالٌ عُلَمَاءُ - نِسَاءٌ عَالِمَاتٌ - زَيْدٌ الْعَالِمُ -  
زَيْدَانِ الْعَالِمَانِ - نَزِيدُونَ الْعَالِمُونَ -

اسی طرح رَأَيْتُ رَجُلًا عَالِمًا اور مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَالِمٍ وغیرہ۔  
دوسری قسم میں تابع پانچ چیزوں میں سے دو میں بیک وقت اپنے متبوع کی اتباع کرتا ہے :

(۱) اعراب (رفع، نصب، جر)  
(۲) تعریف و تنکیر

جیسے : مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا - یہاں "الْقَرْيَةُ" متبوع اور "الظَّالِمِ" تابع ہے۔ دونوں مجرور اور معرفہ ہیں۔ لیکن متبوع "الْقَرْيَةُ" مؤنث تابع "الظَّالِمِ" مذکر ہے۔





تاکید لفظی میں حرف کا تکرار بھی ہوتا ہے، جیسے اِثْ اِثْ اِثْ

ثَرِيدًا قَائِمٌ۔

تاکید معنوی کے لئے چند الفاظ مقرر ہیں جو یہ ہیں :

نَفْسٌ - عَيْنٌ - كَلَامٌ - كَلْبٌ - أَجْمَعٌ - أَكْتَعٌ - أَبْتَعٌ - أَبْصَعٌ۔

نَفْسٌ اور عَيْنٌ صیغے اور ضمیر کی تبدیلی کے ساتھ واحد،ثنیہ

اور جمع تینوں کے لئے آتے ہیں، جیسے : جَاءَ فِي ثَرِيدٍ نَفْسُهُ۔

جَاءَ فِي الثَّرِيدِ أَنْفُسُهُمْ یا نَفْسَاهُمْ۔ جَاءَ فِي الثَّرِيدِ أَنْفُسُهُمْ۔

لفظ عَيْنٌ بھی اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً :

عَيْنُهُ - أَعْيُنُهُمْ یا عَيْنَاهُمْ اور أَعْيُنُهُمْ۔

مَوْنَتْ کے لئے مَوْنَتْ کی ضمیر لگا کر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً :

جَاءَ ثَنِي هِنْدٍ نَفْسُهَا - هِنْدٌ فِي أَنْفُسِهِمْ نَفْسَاهُمْ - هِنْدٌ اِثْ - أَنْفُسُهُمْ۔ لفظ عَيْنٌ کو بھی اسی پر قیاس کیجئے۔

كَلَامٌ اور كَلْبٌ صرف ثنیہ مذکر اور مؤنث کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

جیسے قَامَ الرَّجُلَانِ كَلَامًا - قَامَتِ الْمَرْءَتَانِ كَلْبًا۔

كُلٌّ - أَجْمَعٌ - أَكْتَعٌ - أَبْتَعٌ - أَبْصَعٌ واحد اور جمع کے لئے آتے

ہیں اور کُلٌّ میں متصل ضمیر کو بدنا پڑتا ہے، جیسے اشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ كُلَّهُ اور جَاءَ فِي الْقَوْمِ كُلُّهُمْ - اشْتَرَيْتُ الْجَارِيَةَ كُلَّهَا - جَاءَ مِنَ النِّسَاءِ كُلُّهُنَّ۔

تاکید کے باقی الفاظ میں صیغوں کو بدنا پڑتا ہے، جیسے :

اشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ كُلَّهُ أَجْمَعٌ - أَكْتَعٌ - أَبْتَعٌ - أَبْصَعٌ۔

(۱) نَعَمْ : جیسے اَقْرَأْ خَالِدٌ کے جواب میں نَعَمْ۔

(۲) بَلَى : جیسے لَمْ يَكُنْ تَاصِرٌ کے جواب میں بَلَى۔

(۳) ۵۰ (۴۰) آجَلٌ ، جَيْرٌ اَوْرَانٌ : جیسے صَلَّيْتُ کے جواب میں آجَلٌ

يَا جَيْرِ يَا اِنَّ۔

(۶) اِئْی : جیسے هَلْ ضَرَبَكَ کے جواب میں اِئْی وَاللّٰہ۔

## حروفِ تفسیر

حروفِ تفسیر دو ہیں : آئی اور اَنْ۔

(۱) اِئْی : جیسے وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ اِئْی اَهْلَ الْقَرْيَةِ۔

(۲) اَنْ : جیسے قُلْتُ لَهُ اَنْ اَقْرَأْ۔

## حروفِ مصدریہ

وہ حروف جو فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں انہیں حروفِ مصدریہ

کہا جاتا ہے ، اور یہ تین حروف ہیں : مَا ، اَنْ اور اَنْتَ۔

(۱) مَا : جیسے وَصَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔

(۲) اَنْ : جیسے اُرِيْدُ اَنْ تَقْرَأَ۔

(۳) اَنْتَ : جیسے عَلِمْتُ اَنْتَ نَائِمٌ۔

## حروفِ تخفضیض

وہ حروف جو کسی کام پر برا نگینختہ کرنے (اُبھارنے) اور ترغیب دینے کے

آتے ہیں انہیں حروفِ تخفضیض کہا جاتا ہے ، اور یہ چار حروف ہیں :

## بدل الاشتمال

وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول، مقبوض کا متعلق ہو، جیسے :  
 هَيْبَتُ زَيْدٍ ثَوْبُهُ - اَعْجَبَنِي عَمْرُوٌ وَعِلْمُهُ (پکڑا اور علم زید کا  
 جس کی حقہ نہیں بد اس کے ساتھ ان کا تعلق ہے)

## بدل العنط

وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے، جیسے :  
 جَاءَنِي زَيْدٌ جَعْفَرٌ - رَأَيْتُ رَجُلًا حَمْدًا -

## عطف بیان

وہ تائید ہے جو صحت تو نہیں ہوتی لیکن اپنے مقبوض کی فہمیت کرنا  
 ہے اور وہ کسی چیز کے نام اور کیفیت میں سے زیادہ مستحضر ہے۔  
 اِذَا جَاءَنِي زَيْدٌ جَعْفَرٌ - قَامَ أَبُو حَنِظِلٍ عُمَرُ - قَامَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
 عُمَرُ -

## معرفہ اور نکرہ

عموم و خصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں :

(۱) معرفہ (۲) نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو کسی عین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو اس کی سائے قسمیں ہیں :  
 محدد ، جو کسی نام کی جگہ بولی جائے ، جیسے اَنَا (میں ایک مرد

یا ایک عورت) اَنْتَ (تُو ایک مرد)۔

(۲) عَلَمٌ : کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا نام۔ بیس زید، لاہور، زمزم۔

(۳) اسیر اشارہ : وہ اسم جس کے ساتھ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے : هَذَا۔

(۴) اسم موصول : وہ اسم جو صول سے مل کر جملہ کی جڑ بنتا ہے جیسے الَّذِي وغیرہ۔

نوٹ : اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ کو مُبْتَدِیَات بھی کہتے ہیں۔

(۵) معرف باللام : وہ اسم جس کے شروع میں الف لام ہو، جیسے الرَّجُلُ۔ اس سے ہر شخص مراد نہیں بلکہ کوئی خاص آدمی مراد ہوتا ہے۔

(۶) وہ اسم جو ان مذکورہ بالا پانچ اسماء میں سے کسی ایک کی طرف اضافت معنویہ کے ساتھ مضاف ہو، جیسے غُلَامٌ، غُلَامٌ تَائِدٌ، غُلَامٌ هَذَا، غُلَامٌ الَّذِي ضَرَبَكَ، غُلَامٌ الرَّجُلِ۔

(۷) معرف بتداء : جو پکارنے کی وجہ سے معرف ہو، جیسے : يَا رَجُلُ۔

نکدہ

وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو، جیسے : رَجُلٌ، اس سے مراد ہر شخص ہو سکتا ہے۔ کِتَابٌ، اس سے کوئی خاص کتاب

نہیں بلکہ ہر کتاب مادی جاسکتی ہے۔

## مذکر و مؤنث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مذکر

(۲) مؤنث

مؤنث وہ اسم جنس ہے جس میں تانیث کی علامت غنیہ تحت سریر پائی جاتی ہو۔ اور مذکر وہ اسم جنس ہے جس میں تانیث کی علامت غنیہ

## علامات تانیث

تانیث کی غنیہ علامت تین ہیں :

(۱) تاء ، جیسے : صَاحِبٌ

(۲) الف مقصورہ ، جیسے : حَبِیْبِی

(۳) الف مدودہ ، جیسے : حَمْدُکَ اَیُّہَا

تقدیری علامت صرف تاء ہے۔ جیسے : مَرْحُومٌ اور دُعا میں تاء پوشیدہ ہے کیونکہ اُن کی تصغیر اَرْحَمُہُ اور دُعا اَکْرَمُہُ ہے۔

## مؤنث کی اقسام

مؤنث کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مؤنث حقیقی :-

(۲) مؤنث لفظی :-



مؤنث حقیقی : وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر ہو ،  
 جیسے اَمْرَاةٌ کہ اس کے مقابلے میں سَرَجُلٌ ہے اور نَائِقَةٌ کہ اس  
 کے مقابلے میں جَمَلٌ ہے ۔  
 مؤنث لفظی : وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر نہ ہو ۔  
 جیسے ظَلَمَةٌ (اندھیرا) ، عَيْنٌ (آنکھ ، چشمہ) ۔  
 نوٹ : لفظ عَيْنٌ میں تار پوشیدہ ہے کیونکہ اس کی تصغیر عَيْنِيَّةٌ  
 آتی ہے ۔

## واحد ،ثنیہ ، جمع

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں :

(۳) جمع

(۲) ثنیہ

(۱) واحد

واحد ایک کو کہتے ہیں ، ثنیہ دو کو ، اور جمع دو سے زیادہ کو کہا جاتا ہے ۔  
 ثنیہ (ثنی) دو اسم ہے جس کے آخر میں الف یا یار ما قبل مفتوح اور  
 نون مکسورہ ہو ۔ جیسے سَرَجُلَانِ اور سَرَجُلَيْنِ ۔

جمع دو اسم ہے جو دو سے زیادہ افراد کے مجہزے پر بولا جائے ، اور جمع کہ  
 صیغہ واحد میں کچھ تبدیلی کر کے بنایا جاتا ہے ۔ یہ تبدیلی دو قسم کی ہوتی ہے ،  
 (۱) لفظی تبدیلی : جیسے سَرَجُلٌ سے سَرَجَالٌ ۔

(۲) تعدادی تبدیلی : جیسے فُلُكٌ بَرُونِ اُسْدُ (جمع) ، اس کا واحد بھی  
 فُلُكٌ ہی آتا ہے لیکن وہ قُفْلٌ کے وزن پر آتا ہے ۔ یا در ہے کہ  
 اُسْدُ جمع ہے اور قُفْلٌ واحد ، لہذا اُسْدُ کے وزن پر فُلُفٌ  
 جمع اور قُفْلٌ کے وزن پر فُلُكٌ واحد ہے ۔

## اسم جمع

وہ مجموعہ جس کا واحد نہ آتا ہو اس کو اسم جمع کہتے ہیں۔ جیسے  
قَوْمٌ اور سَهْطٌ (گروہ)۔

## جمع کی اقسام

- جمع کی دو قسمیں ہیں،
- (۱) جمع تصحیح (اسے جمع مصحح اور سالم بھی کہتے ہیں)
  - (۲) جمع مکسر (اسے جمع مکسر بھی کہتے ہیں)

## جمع تصحیح

وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے۔ پھر اس میں دو قسمیں ہیں،

- (۱) جمع مذکر سالم
- (۲) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جس کے آخر میں دو یا قبل مضمر اور نہ  
مفتوح ہو یا یا یا قبل مکسور اور فون مفتوح ہو، جیسے مُسَلِّمُونَ اور  
مُسْلِمِينَ۔

جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تاء ہو  
جیسے مُسَلِّمَاتٌ۔

## جمع تکسیر

وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت ندر ہے۔ جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ اسے جمع مکسر بھی کہتے ہیں۔ ثلاثی میں اس سے بہت وزن ہیں جو سماعی ہیں، مثلاً رِجَالٌ (فِعَالٌ)، أَفْرَاسٌ (أَفْعَالٌ)، فُلُوسٌ (فُعُولٌ)۔ اور غیر ثلاثی میں یہ جمع فَعَالِلٌ جیسے دَرَاهِمٌ اور فَعَالِلِلٌ جیسے دَنَانِيرُ کے وزن پر آتی ہے، اور یہ وزن قیاسی ہے۔

## جمع قلت، جمع کثرت

تعداد کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں :  
(۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

## جمع قلت

وہ جمع ہے جو دس یا دس سے کم پر بولی جائے۔ اس کے چار

وزن ہیں :

(۱) أَفْعُلٌ، جیسے أَكَلْتُ (واحد كَلْتُ)

(۲) أَفْعَالٌ، جیسے أَقْوَالٌ (واحد قَوْلٌ)

(۳) فِعْلَةٌ، جیسے غِلْمَةٌ (واحد غُلَامٌ)

(۴) أَفْعِلَةٌ، جیسے أَطْعِمَةٌ (واحد طَعَامٌ)

نیز جمع مذکر و مؤنث سالم جب الف لام کے بغیر ہوں تو جمع قلت میں شمار ہوتے ہیں، جیسے مُسْلِمُونَ اور مُسْلِمَاتٌ۔

## جمع کثرت

وہ جمع ہے جو دس سے زیادہ پر بولی جائے، مذکورہ بالا اور ان کے علاوہ  
باقی تمام اوزان جمع کثرت کے اوزان ہیں جن میں سے چند وزن یہ ہیں،  
فَعُولٌ، نَجْوَةٌ | فَعْلٌ، مَرَضِيٌّ | فَعْلَاتٌ، غِلْمَاتٌ  
فَعَلٌ، فِرْقٌ | فَعَلَةٌ، طَلَبَةٌ | فَعَالٌ، خُدَامٌ  
فَعَلَاءٌ، عَلَمَاءٌ | فَعُلٌ، رُسُلٌ | أَفْعَلَاءٌ، أَيْبَاءٌ

## اسم غسوب

اسم کے آخر میں نسبت کے لئے یا مشتہد اور اس سے پہلے کسر و زید  
کرنے سے جو اسم بنتا ہے اسے اسم غسوب کہتے ہیں۔ اسم کے آخر میں نسبت  
نسبت لگانے سے یہ علوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے۔  
جیسے بَعْدَ آدَ سے بَعْدَ آدِی بَعْدَ آدِ کا رہنے والا یا بَعْدَ آدِ کی کوئی چیز۔ مَثَلًا  
سے مَثَلِی "مَثَلِی" کا رہنے والا یا مَثَلِی کی کوئی چیز۔ زَحْوِی "زَحْوِی" کا رہنے والا۔  
صَرَفِی "صَرَفِی" کا رہنے والا۔

## نسبت کے چند ضروری قاعدے

(۱) الف مقصورہ جب کہ میں تیسری یا چوتھی بگڑا واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا  
ہے جیسے مَوَلٰی سے مَوَلَوِی، عِیْسٰی سے عِیْسَوِی، اور اَرَاغِی سے اَرَاغِی  
یا پانچویں بگڑا واقع ہو تو گرباتا ہے جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَوِی، نیز  
اسے واؤ سے بدل کر مُصْطَفَوِی بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۱) الف ممدودہ کے بعد واو ہمزہ واو سے بدل جاتا ہے۔ سَمَاءٌ سے سَمَاوِیٌّ۔  
بَيْضَاءٌ سے بَيْضَاوِیٌّ۔

۲) جس اسم میں پہلے ہی سے یا تے مشدہ موجود ہو تو وہاں یا تے نسبت لگانے کی ضرورت نہیں، جیسے شَافِعِیٌّ ایک امام کا نام ہے اور شَافِعِیٌّ مذہب شافعی سے تعلق رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

۳) جب کسی اسم میں تائید موجود ہو تو وہ نسبت کے وقت گرجا جاتی ہے جیسے بَصْرَةٌ سے بَصْرِیٌّ اور کُوفَةٌ سے کُوفِیٌّ۔

۴) جو اسم فَعِیلٌ اور فَعِیلَةٌ کے وزن پر ہو اس کی یار اور تار دونوں گرجا جاتی ہیں جیسے مَدِیْنَتٌ سے مَدِیْنِیٌّ، جُحَیْنَةٌ سے جُحَیْنِیٌّ۔

۵) جو اسم فَعِیلٌ کے وزن پر ہو اور اُس کے آخر میں یا تے مشدہ ہو تو پہلی یار کو دُور کر کے دوسری یار کو واو سے بدل لیں گے۔ اور واو سے پہلے فتح دے کر آخر میں یہ نسبت لگا دیں گے۔ جیسے عِلَوِیٌّ سے عِلَوِیٌّ۔

۶) اگر یار چوتھی جگہ کسے کے بعد واقع ہو تو یار کو دُور کرنا اور واو سے بدلنا دونوں جائز ہیں جیسے دِھِلِیٌّ سے دِھِلِیٌّ اور دِھِلَوِیٌّ۔

۷) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصل حذف کر دیا گیا ہو تو وہ نسبت کے وقت واپس آجاتا ہے جیسے آخٌ سے آخِوِیٌّ۔ اَبٌ سے اَبِوِیٌّ اور دَمٌ سے دَمِوِیٌّ۔

۸) بعض الفاظ کی نسبت حذف قیاس آتی ہے جیسے نُورٌ سے نُورَانِیٌّ۔  
حَقٌّ سے حَقَّانِیٌّ۔ رَیٌّ سے رَاذِیٌّ۔ بَاذِیْکَ سے بَذِوِیٌّ۔



## اسم تصغیر

اسم میں چھوٹائی یا حقارت کے معنی پاتے ہیں اسے اسم تصغیر یا صغیر کہتے ہیں۔

### قواعد تصغیر

(۱) تین رافی اسم کی تصغیر فُعِیل کے وزن پر آتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رَجُلٌ۔

(۲) چار رافی اسم کی تصغیر فُعِیل کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ سے جَعْفَرٌ۔

(۳) پانچ رافی اسم کی تصغیر فُعِیل کے وزن پر آتی ہے بشرطیکہ اُس کا پہلا حرف مدہ ہو جیسے قِرطاسٌ سے قَرِطِیسٌ۔ اور اگر چوتھا حرف مدہ نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف حذف کر کے اس کی تصغیر بھی فُعِیل کے وزن پر کرتے ہیں جیسے سَفَرٌ جَلٌ سے سَفِیْرٌ جٌ۔

قائدہ: (۱) مؤنث سماعی کی تصغیر کے وقت ظاہر ہو جاتی ہے جیسے اَرْضٌ سے اَرِیْضَةٌ، اور شَمْسٌ سے شَمِیسَةٌ۔

(۲) جس اسم کا آخری حرف حذف ہو گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آجاتا ہے جیسے اِبْنٌ سے بُنَیٌّ۔ اِبْنٌ اصل میں بَنُو تھا۔

(۳) اگر کسی اسم میں دوسری جگہ الف ہو تو اسم تصغیر میں وہ الف 'واو' سے بدل جاتا ہے جیسے ضَارِبٌ سے ضَوِیْرِبٌ۔

(۴) اگر مرکب سے اسم تصغیر بنانا ہو تو پہلے اسم سے تصغیر بناتے ہیں جیسے مَبْدُ اللہ سے عُبَیْدُ اللہ۔

## مصدر

مصدر وہ اسم ہے جو فقط کسی چیز کے حدث (پیدا ہونے) پر دلالت کرتا ہے اور اس سے افعال مشتق ہوتے ہیں جیسے اَلضَّرْبُ (مارنا) النَّصْرُ (مدد کرنا)۔ یہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو۔ ثلاثی مجرد سے اس کے بہت سے اوزان آتے ہیں جو سماعی ہیں۔ غیر ثلاثی مجرد سے اس کے اوزان قیاسی ہیں، جیسے اِفْعَالٌ، اِنْفَعَالٌ۔  
نوٹ: مصدر کے اوزان کی تفصیل کتب صرف سے معلوم کیجئے۔

## اسم فاعل

وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطور حدوث قائم ہے۔  
اسم فاعل اپنے فعل معارف کا عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کی چند شرائط ہیں:

- (۱) اسم فاعل، حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔
- (۲) اس سے پہلے مبتدا ہو، جیسے نَرَيْدُ ضَارِبُ اَبُوهُ۔
- (۳) یا اس سے پہلے ذوالحال ہو، جیسے جَاءَنِي نَرَيْدُ ضَارِبًا اَبُوهُ عَمْرُوًا۔

- (۴) یا اس سے پہلے موصول ہو، جیسے مَرَزْتُ بِالضَّارِبِ اَبُوهُ عَمْرُوًا (الضَّارِبُ پر الف لام اَلَّذِي کے معنی میں ہے)
- (۵) یا اس سے پہلے موصوف ہو، جیسے عِنْدِي رَجُلٌ ضَارِبٌ اَبُوهُ

عَنْوَا۔

- (۶) یا اس سے پہلے ہمزہ استفہام ہو، جیسے 'اَقَانِمُ' 'تَرِيدُ'۔  
(۷) یا اس سے پہلے حرف نفی ہو، جیسے 'مَا قَانِمُ' 'تَرِيدُ'۔

## اسم مفعول

وہ اسم ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم مفعول، لفظاً یا تقدیراً 'مَفْعُولُ' کے وزن پر آتا ہے جیسے 'مَضْرُوبٌ' (لفظاً)، 'مَقْرُونٌ'، 'مَرْمُومٌ' (تقدیراً)۔

یاد رہے کہ 'مَقْرُونٌ' اصل میں 'مَقْرُودٌ' اور 'مَرْمُومٌ' اصل میں 'مَرْمُومٌ'۔

('مَفْعُولُ' کے وزن پر) تھے، لہذا اب ان میں یہ وزن تقدیری ہے۔

اسم مفعول اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کے بیان میں ذکر کی گئیں جیسے 'تَرِيدٌ' 'مَضْرُوبٌ' 'غَلَامُهُ' 'الآن'، 'عَدَا' 'أَدَا' 'أَمْسَ'۔

## صفت مشبہ

وہ اسم جو فعل لازم سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطور ثبوت قائم ہے۔

اس کے صیغے اسم فاعل اور اسم مفعول کے صیغوں کے خلاف آتے

ہیں اور وہ سماعی ہیں جیسے 'حَسْبٌ' (فَعْلٌ)، 'صَعْبٌ' (فَعْلٌ)، 'ظَرِيفٌ' (فَعِيلٌ)۔ نسبت مشبہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے اور اس کیلئے

بھی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کے سلسلے میں بیان ہوئیں۔

## اسم تفضیل

وہ اسم ہے جو فعل سے اس لئے مشتق ہوتا ہے تاکہ موصوف میں معنی کی زیادتی پر دلالت کرے۔

اسم تفضیل ثلاثی مجرد سے آتا ہے بشرطیکہ وہ رنگ یا عیب کے معنی میں نہ ہو اور اس کا وزن مذکر کے لئے أَفْعَلُ اور مؤنث کے لئے فُعْلُو آتا ہے جیسے أَكْبَرُ، كُبْرَى۔

اگر غیر ثلاثی مجرد یا رنگ اور عیب والے افعال سے اسم تفضیل بنانا ہو تو اس باب کے مصدر سے پہلے ایسا لفظ لگایا جاتا ہے جو أَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور شدت، کثرت اور مبالغہ کا معنی دیتا ہو۔ اور مصدر تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے جیسے هُوَ أَشَدُّ اسْتِخْرَاجًا۔ هُوَ أَقْوَى حُمْرَةً۔ هُوَ أَقْبَحُ عَرَجًا۔

## اسم تفضیل کا استعمال

اسم تفضیل تین طرح استعمال ہوتا ہے،

- (۱) اضافت کے ساتھ، جیسے تَرِيدُ أَفْضَلُ الْقَوْمِ۔
- (۲) الف لام کے ساتھ، جیسے تَرِيدٌ أَلْأَفْضَلُ۔
- (۳) مِنْ کے ساتھ، جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرِو۔

## اسم مضاف

یہ اسم، مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے، جیسے جَاءَنِي غُلَامٌ تَرِيدٌ

حقیقت میں لام مقدر ہے کیونکہ اس کی تقدیر ہے غلامِ لَوَزِيد۔

## اسم تام

مجرد و مطلق و غیر

تمیز کو نصب کرتا ہے اور اسم کا تام ہونا یا تئوین سے ہوتا ہے، جیسے  
مَا فِي سَمَاءٍ قَدَرٌ رَّاحَةٍ مَّتَحَابًّا۔ یا تقدیر تئوین سے، جیسے عِنْدِي أَحَدًا  
عَشْرًا جَلًّا۔ تَرِيدٌ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا۔ یا نونِ تنہی سے، جیسے عِنْدِي  
قِيَظَانٌ بُرًّا۔ یا مشابہ نون جمع سے، جیسے عِنْدِي عَشْرُونَ دِرْهَمًا۔

## اسماء شرطیہ

یہ نو ہیں اور ان شرطیہ کا معنی دیتے ہیں :

۱۔ مَنْ : جیسے مَنْ يَجْتَهِدُ يَفْزُ۔

۲۔ مِنْهُ : جیسے مِنْهُ تَذْهَبُ ذَهَبٌ۔

۳۔ ذَا : جیسے ذَا تَلْعَبُ الْعَبُّ۔

۴۔ مَتَى : جیسے مَتَى تَخْرُجُ أَخْرُجُ۔

۵۔ مَا : جیسے مَا تَبِعَ أَبْعُ۔

۶۔ تَنْ : جیسے تَنْهُ يَقَابِلُنِي أَقَابِلُهُ۔

۷۔ حَيْثُ : جیسے حَيْثُ تَقُمْ أَقُمْ۔

۸۔ أَنْ : جیسے أَنْ تَسَافِرَ أَسَافِرُ۔

۹۔ أَيْنَمَا : جیسے أَيْنَمَا تَدْخُلْ أَدْخُلُ۔

## سوالات

(۱) تاب کی تعریف اور اس کی اقسام مع مثالیں بیان کریں ؟



سیرت مشید . سیرت خیر . سیرت منور و سیرت خیر  
 سیرت خیر و سیرت خیر

## فصل ۵ بیان

اقب رفعت

— *Chlorophyll a* (mg/g)

(۱) فعل باش (۲) فعل نشاء (۳) فعل مضارع

## فعل ماضی

وہ فعل ہے جو زمانہ ہر شے پر دلالت کرے۔ اگر اس سے پہلے  
ضمیمہ ہو، مثلاً باواؤ متکمل نہ ہو، فتح پر بھی ہوتا ہے، جیسے ضرورت۔

اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک متصل ہو تو سکون پر مبنی ہوتا ہے جیسے ضَرَبُوا۔  
صَرَبَتْ۔ اگر اس کے ساتھ واو ہو تو سہمہ پر مبنی ہوتا ہے جیسے ضَرَبُوا۔

## فعل مضارع

وہ فعل ہے جو زمانہ - ال یا استقبال پر دلالت کرے۔ اس کے شروع میں حروفِ آتیین (علاماتِ مضارع) میں سے کوئی ایک حرف ہوتا ہے۔  
جیسے یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، تَضْرِبُ۔

## فعل مضارع کے اعراب

فعل مضارع کے تین اعراب ہیں :

- (۱) رفع : جیسے هُوَ يَضْرِبُ۔ (۲) نصب : جیسے لَنْ يَضْرِبَ۔  
(۳) جزم : جیسے لَنْ يَضْرِبَ۔

## اعرابِ فعل کی اقسام

فعل مضارع کے اعراب کی چار قسمیں ہیں اور وجوہِ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی سات اقسام ہیں جو کہ نقشہ ذیل میں واضح کی گئی ہیں :

نمبر شمار	اعراب کی قسم	فعل مضارع	مثال
۱	حالتِ رفع میں ضمہ	مضارع صحیح جبکہ تنبیہ جمع اور	هُوَ يَضْرِبُ۔
	حالتِ نصب میں فتح	واحد مونث مخاطبہ کی ضمیر بارز	لَنْ يَضْرِبَ۔
		مرفوع سے خالی ہوئے	

۱۔ نوٹ : یہ کُل پانچ صیغے ہیں، واحد مذکر غائب، واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر  
و مشکل کے دو صیغے۔

اور حالت جزم میں سکون	مفرد صحیح غیر مخاطبہ	لَمْ يَضْرِبْ.
۲ حالت رفع میں ثبوت نُون. حالت نصب و جزم میں حذف نُون. غیر صحیح۔	ثنیہ جمع نہ رغائب و حاضر مفرد مخاطبہ صحیح ہو یا غیر صحیح۔	هُمَا يَفْعَلَانِ هُم يَفْعَلُونَ أَنْتَ تَفْعَلِينَ أَنْ تَفْعَلَا لَنْ يَفْعَلُوا لَنْ تَفْعَلِي لَمْ يَفْعَلَا لَمْ يَفْعَلِي لَمْ تَفْعَلِي
۳ حالت رفع میں ضمہ غیری حالت نصب میں فتح غلی اور حالت جزم میں حذف	ناقص یا بی اور ناقص ادوی جبکہ ثنیہ جمع اور مفرد مخاطبہ انہ ہوں۔	هُوَ يَرْمِي وَيَغْرُو لَنْ يَرْمِي وَيَغْرُو لَمْ يَرْمِ وَيَغْرُ
۴ حالت فتح میں ضمہ غیری حالت نصب میں فتح غیری اور حالت جزم میں حذف	ناقص الفی جبکہ ثنیہ جمع اور مفرد مخاطبہ انہ ہو۔	هُوَ يَسْعَى لَنْ يَسْعَى لَمْ يَسْعَ

## مضارع مرفوع کا عامل

مضارع مرفوع کا عامل معنوی ہوتا ہے یعنی اس کا مناسب اور  
جائزہ سے خالی ہونا، جیسے هُوَ يَضْرِبُ، وَيَغْرُو وَيَرْمِي وَيَسْعَى۔

## مضارع منصوب کے عوامل

مضارع کو نصب دینے والے عوامل چار ہیں :

أَنْ ، لَنْ ، كَيْ ، اذَنْ -

مثالیں :

أُرِيدُ أَنْ تُحْسِنَ إِلَيَّ ، أَنَا لَنْ أَخْذِرَكَ ، أَسْأَلُكَ  
أَدْخُلَ الْجَنَّةَ ، اذَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكَ -

نوٹ : حرفِ أَنْ سات جگہوں میں مقدر (چھپا ہوا) ہوتا ہے :  
(۱) حَتَّى کے بعد : جیسے أَسْأَلُكَ حَتَّى أَدْخُلَ الْجَنَّةَ -

(۲) لامِ كَيْ کے بعد : جیسے قَامَ تَرِيدُ لِيَذْهَبَ -

(۳) لامِ محمد کے بعد : جیسے مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ -

(۴) اُس فاء کے بعد جو امر، نہی، استفہام، نفی، تمنی اور عرض میں سے  
کسی کے جواب میں واقع ہو۔

مثالیں :

امر : أَسْأَلُكَ فَتَسَلَّمَ - نہی : وَلَا تَعْصِ فَتَعَذِّبَ -

استفہام : هَلْ تَعْلَمُ فَتَنْجُو - نفی : مَا تَزِدُّنَا فَتُكْرِمَنَّكَ -

تمنی : لَيْتَ لِي مَالًا فَأُنْفِقَهُ - عرض : أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا -

(۵) اُس واو کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے جو ان مندرجہ بالا چھ باتوں کے  
بعد واقع ہو، جیسے أَسْأَلُكَ وَ تَسَلَّمَ وغیرہ۔

(۶) اُس واو کے بعد جو اِلَى اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہو، جیسے

لَا حِسْبَتَكَ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّي (إِلَى أَنْ تُعْطِيَنِي حَقِّي)

۷. دَاوُ مَعْفُ کے بعد یکہ معلوف علیہ اسم صریح ہو، جیسے اَعَجَبْنِي  
فِيْ مُنْذَرٍ تَخْرُجُ۔

## مضارع مجزوم کے عوامل

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف کو حروفِ جازمہ کہتے ہیں۔

حروفِ جازمہ یہ ہیں :

سَ، لَامِ اَمْرٍ، اور لَآتے نہی، جیسے لَمْ يَضْرِبْ ،  
لَمْ يَضْرِبْ ، يَضْرِبْ ، لَا تَضْرِبْ ۔

ان کے علاوہ کلمات میں بھی مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ کلمات میں یہ ہیں :  
رَبِّ ، مَمْنَعٌ ، ذَمٌّ ، حَيْثُمَا ، اَيْنَ ، مَتَى ، مَا ، مِنْ ، كَيْ ،  
آفِيْ اور اِنْ مقدرہ ۔

نوٹ : ۱۔ حرف سَ مضارع کو ماضی منفی میں بدل دیتا ہے ۔  
۲۔ حرف لَمْ بھی یہی عمل کرتا ہے البتہ اس میں منفی کا دواں پایا جاتا  
ہے ۔ جیسے قَدْ لَمْ يَمْنَعْ لَمْ يَرْكَبْ 'امیر کوڑا سے ابھی تک  
سوار نہیں ہوا'۔

## جزا پر حرف فاء داخل کرنا

ببِ بَرٍّ ا فعل ماضی ہو اور حرف قَدْ کے بغیر ہو تو جزا پر  
حرفِ فاء داخل نہ جائے نہیں ۔ جیسے اِنْ كَرِهْتَنِ اَكْرَهْتُكَ ۔  
ارشادِ خداوندی ہے : وَ مَنْ دَخَلَ كَانَ اِمْنًا ۔

اگر بَرٍّ ا فعل مضارع مثبت یا منفی ہو تو اس میں دونوں طریقے جائز ہیں :



فارہ بھی گئے ہیں اور نہیں بھی لائے۔ جیسے :

اِنْ نَصْرِيْٓنِیْ اَضْرِبْکَ یَا قَاضِیْہِکَ (مثبت کو مثال)

اور : اِنْ تَشِیْمَنِیْ لَا اَضْرِبْکَ یَا قَاضِیْہِکَ (منفی کو مثال)

چار صورتوں میں جزا پر فارہ کا لانا ضروری ہے جو درج ذیل ہیں :

(۱) جزا فعل مضارع ہو اور اس پر حرف قد بھی داخل ہو ۔ جیسے

وَ اِنْ یَاکُ مِنْہِ :

اِنْ یَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ کَلْبًا مِنْ قَبْلِہِ ۔

(۲) جزا فعل مضارع منفی ہو لیکن حرف انہی کے ساتھ ہو ۔ جیسے ارشاد

خداوندی ہے :

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَہِ ذَیْقًا فَنُیْسِنَ مِنْہِ ۔

یہاں حرف انہی کے ساتھ ہے ۔

(۳) جزا اہم اسمیہ ہو ۔ جیسے قرآن پاک میں ہے :

مَنْ یَّجِدْ یَدًا لِّخَیْثٍ فَاِیَّدْہَا عَسَیْ یُکَفِّرَ ۔

(۴) جزا اہم انشائیہ ہو یا ہے ام ہو یا نہی ۔

امر کی مثال : قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ وَ اَتَّعِزُّوْکَ ۔

نہی کی مثال : فَاِنْ عَمِیْتُہُمْ هُنَّ مُؤْمِنَاتٌ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ

اِلَی الْکُفَّارِ ۔

نوٹ : بعض اوقات جملہ اسمیہ کے ساتھ حرف فا کی جگہ حرف

اذا بھی آجاتا ہے ۔ جیسے :

وَ اِنْ تَحِبُّوْا سَیِّئًا فَاِیَّدْہَا قَدْ مَتَّ اٰیْدِیْہُمْ اِذَا هُمْ

یَکْذِبُوْنَ ۔

## فعل امر

وہ فعل ہے جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے ہی کام کا مطالبہ کیا جاتا ہے جیسے : اضْرِبْ ، اَعْزْ ، ارْزُ .

## امر بنانے کا طریقہ

فعل مضارع مخاطب سے علامت مضارع کو گزرنے کے بعد دیکھی جائے اگر پہلا حرف ساکن ہو تو شروع میں ہمزہ وصل مضموم نکادیں اگر عین کلمہ مضموم ہو اور آخر کو ساکن کر دیں اگر آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے اَفْعَلْ ۔ اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو اسے حذف کریں جیسے اَعْزْ ، اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزہ وصل مکسور کا اضافہ کریں اور آخر کو ساکن کر دیں اگر آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے اِعْلَمْ ، اَضْرِبْ ، اور اِسْتَخْرِجْ ۔ اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو اسے نکادیں جیسے اِسْمِہ اور اِخْتَشْ ۔ اور اگر علامت مضارع رُلنس کے بعد پہلا حرف متحرک ہو تو ہمزہ وصل کی کوئی ضرورت نہیں جیسے عِزْ اور حَیْبْ اور س ۔

## فعل مجہول

وہ فعل جس کے فاعل کو حذف کر کے مفعول کو اس کے قائم مقام کیا جائے فعل مجہول یا فَعْلٌ مَا لَمْ یُسَمَّ فاعِلُهُ کہلاتا ہے ۔ اور یہ فعل متعدی کے ساتھ خاص ہے ۔ جیسے ضَرِبَ تَرْدُ ۔

## فعل لازم و متعدی

”تثنیٰ کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں : (۱) لازم (۲) متعدی

اگر فعل کا مفعول متعہ فاعل پر پورا ہو جائے تو اسے فعل لازم کہتے ہیں جیسے  
 قَعَدَ نَزِيدًا ، قَامَ نَزِيدًا ، اور اگر فعل کا مفعول فاعل کے علاوہ کسی دوسرے  
 متعلق پہنچے موقوف ہو تو اسے فعل متعہ ہی کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ نَزِيدٌ عَمْرُوًا  
 یہاں مفعول کی بھی حاجت ہے۔

## فعل متعہ کی اقسام

- مفعول کے اعتبار سے فعل متعہ کی چند قسمیں ہیں :
- (۱) جو ایک مفعول پر بتا ہو جیسے ضَرَبَ نَزِيدٌ عَمْرُوًا ۔
  - (۲) دو مفعولوں کو پتا ہو لیکن ایک مفعول پر اکتفا نہ ہو ، جیسے :  
 اَعْلَمْتُ نَزِيدًا ، اَعْلَمْتُ نَزِيدًا عَمْرُوًا ۔
  - (۳) دو مفعولوں کو پتا ہو اور ایک مفعول پر اکتفا نہ ہو ، جیسے :  
 عَلِمْتُ نَزِيدًا فِي ضَرْبٍ ۔
  - (۴) تین مفعولوں کو پتا ہو اور یہ مندرجہ ذیل فعل ہیں :  
 اَعْلَمَ ، رَى ، كَتَبَ ، نَبَأَ ، خَبَرَ ، حَدَّثَ ۔
- ان کے پہلے مفعول پر اکتفا کرنا سبب یعنی دوسرے دو مفعول حذف  
 کئے جاسکتے ہیں جیسے عَلِمْتُ نَزِيدًا عَمْرُوًا خَيْرًا مَّا مِسْ كُوْنُف  
 اَعْلَمْتُ نَزِيدًا پڑھ سکتے ہیں لیکن دوسرے دو تیسرے مفعول میں سے  
 کسی ایک پر اکتفا کرنا نہیں چاہیے بلکہ انہیں سب سے اَعْلَمْتُ نَزِيدًا  
 خَيْرًا مَّا مِسْ یا اَعْلَمْتُ نَزِيدًا عَمْرُوًا ۔

## افعال قلوب

افعال قلوب سات ہیں : عَلِمْتُ ، ضَمِنْتُ ، حَبِيتُ ، خَلْتُ ،

تَرْيَئْتُ ، وَحَدَّثْتُ وَرَزَّعْتُ

یہ افعال مبتدئ اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور ان کو مفعولات کہنا  
پر نصب دیتے ہیں جیسے عَمِلْتُ تَرْبَةً عَمِلْتُ پختہ تین اقیوں کے لئے  
آتے ہیں ، دوسرے تین شک کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور رَزَّعْتُ  
دونوں معنوں میں مشترک ہے ۔

## افعال ناقصہ

یہ افعال لازم ہونے کے باوجود تنہا فاعل کے قائل میں ہوتے  
یہ مکہ نبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں ۔ اسی وجہ سے ان کو افعال ناقصہ کہا جاتا ہے  
یہ بعد ایمہ میں مسند یہ کو رفع اور مسند کو نصب دیتے ہیں اور یہ تین ہیں  
كَوَّنَ ، صَدَّرَ ، أَصْحَحَ ، أَصْحَى ، كَفَسَى ، صَرَّ ، رَاثَ ، مَا سَدَّ ،  
مَا تَفَدَّى ، مَدَّ ، لَيْسَ ، مَذَى ، مَزَّالَ  
مشائیں ،

كَوَّنَ جیسے وَكَوَّنَ عَرَبًا ، صَدَّرَ جیسے صَدَّرَ قَوْمًا ،  
أَصْحَحَ جیسے أَصْحَحَ رَأْيِي ، أَصْحَى جیسے أَصْحَى مَرِيضًا ،  
كَفَسَى جیسے كَفَسَى عَمْرُو بْنُ أَبِي صَرَّ جیسے صَرَّ بَعْدَ كَاتِبٍ ،  
رَاثَ جیسے رَاثَ حَزِينًا ، مَدَّ جیسے مَدَّ يَدَهُ ، مَا سَدَّ جیسے  
مَا لَفَلَ ، جیسے مَا كُنْتُ حَامِدًا ، مَذَى جیسے  
مَا دَامَ ، جیسے قَمُ مَادَامَ قَصِيرٌ قَائِمٌ  
لَيْسَ ، جیسے لَيْسَ رِيذًا ، مَذَى جیسے مَذَى سَعِيدٌ ، مَذَى  
مَزَّالَ ، جیسے مَزَّالَ بَرًّا كَاتِبًا ۔

## افعالِ مقارِبہ

وہ افعال جو خبر کے اسم کے قریب ہونے پر دلالت کے لئے وضع کئے گئے ہوں افعالِ مقارِبہ کہلاتے ہیں :

(۱) عَسَى : امید کے لئے استعمال ہوتا ہے ، یہ اپنے اسم کو رفع دیتا ہے اور اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے جس کے شروع میں اَنْ آتا ہے جیسے عَسَى نَزِيْدٌ اَنْ يَقُوْمَ - عَسَتْ الْمَرْءَةُ اَنْ تَخْرُجَ -

(۲) كَاذٌ : وہ فعل مقارب ہے جو کسی چیز کے حصول کے لئے آتا ہے ، اس کی خبر بھی فعل مضارع کا صیغہ ہوتا ہے لیکن اس کے شروع میں حرف اَنْ ہمیشہ نہیں آتا ، جیسے كَاذٌ نَزِيْدٌ يَقُوْمُ -

(۳) تیسری قسم میں وہ افعالِ مقاربہ شامل ہیں جو کسی چیز کو حاصل کرنے اور کام شروع کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں - یہ مندرجہ ذیل ہیں :

طَفِقَ ، جَعَلَ ، كَرُبَ ، آخَذَ اور اَوْشَكَ - پہلے چار کا استعمال كَاذ کی طرح ہوتا ہے - جیسے طَفِقَ نَزِيْدٌ يَكْتُبُ (زید لکھنے لگا) جبکہ اَوْشَكَ ، عَسَى اور كَاذ دونوں کی طرح استعمال ہوتا ہے -

## فعلِ تَعَجَّبَ

وہ فعل ہے جسے اظہارِ تعجب کے لئے وضع کیا گیا ہو ، اس کے دو صیغے ہیں :

(۱) مَا أَفْعَدَ : جیسے مَا أَحْسَنَ نَزِيْدٌ - مَا بِمَعْنَى اَيْ شَيْءٌ ، ہوتا ہے أَحْسَنَ نَزِيْدٌ اَجْمَلُ فَعْلِيْہِ ، خبر ہے یعنی اَيْ شَيْءٌ ، أَحْسَنَ نَزِيْدٌ (کس چیز نے زید کو حسین کر دیا)



آفیعاً بہ ، جیسے اخیسن بزید ، یہاں اور فعل ماضی نے ماضی میں ہے  
اور یاد زائدہ ہے یعنی صامتاً تریداً ذا اخیسن ، زید حسن ال ہو کیا ،

## افعال مدح و ذم

ذو فعل ہو کسی کی تعریف یا مذمت کے لئے انھار کے لئے وضع کئے گئے ہیں  
مدح : مدح کے سے ذو فعل آتے ہیں :

نِعْمَ (۲) حَبَّذَ  
نِعْمَ کے فاعل کتین صورتیں ہیں ،

(۱) معرف بالمدح ہو ، جیسے نِعْمَ لَرَجُلٍ زَيْدٌ :

(۲) یا معرف بالمدح کی طرف مضاف ہو ، جیسے نِعْمَ غَدَامُ الرَّجُلِ زَيْدٌ ۔  
اس کا فاعل ضمیر ہوتی ہے جس کی تمیز کمرہ منصوب نہ ، واجب ہے  
جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ ۔

یا اس کی تمیز لفظ مَا آتا ہے جیسے قرآن پاک میں ہے ، فَنِعْمَ أَهْلُ  
یعنی نِعْمَ شَيْفًا هِيَ ۔

نوٹ : مندرجہ بالا مثالوں میں تریدٌ مخصوص بالمدح ہے :  
حَبَّذَ ، جیسے حَبَّذَ زَيْدٌ ، اس میں حَبَّ فعل مدح ہے ذال اس کا  
فاعل اور تریدٌ مخصوص بالمدح ہے ۔

نوٹ : حَبَّذَ کے مخصوص بالمدح سے پہلے یا بعد تمیز یا حال بھی آ سکتا ہے ۔  
تمیز کی مثالیں : حَبَّذَ رَجُلًا زَيْدًا ، حَبَّذَ امْرَأَةً رَجُلًا ۔  
حال کی مثالیں : حَبَّذَ امْرَأَتُ زَيْدٌ ، حَبَّذَ امْرَأَتُ زَيْدٌ ۔

زیدہ مذمت کے سے بھی ذو فعل آتے ہیں : ۱۷ ، بَشَسَ (۲) سَاءَ

يَشْرِي الرَّجُلُ آيَةً جَوَيْلٍ (فاعل معرف باللام ہے)  
 يَشْرِي غَلَامٌ الرَّجُلُ آيَةً جَوَيْلٍ (فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہے)  
 يَشْرِي رَجُلًا آيَةً جَوَيْلٍ (فاعل بشر میں ضمیر ہے)  
 اسی طرح سَاءَ الرَّجُلُ آيَةً لَهْبٍ ، سَاءَ غَلَامٌ الرَّجُلُ آيَةً لَهْبٍ اور  
 سَاءَ رَجُلًا آيَةً لَهْبٍ ۔

## حروف کا بیان

### اقسامِ حروف

حروف کی دو قسمیں ہیں ،

(۱) حروفِ عاملہ

(۲) حروفِ غیر عاملہ

### حروفِ عاملہ

حروفِ عاملہ کی پانچ قسمیں ہیں :

(۱) حروفِ جر

(۲) حروفِ مشبہ لفعّل

(۳) ما و لا مشبہتان بلمیس

(۴) لائے نفی جنس

(۵) حروفِ ندا

### حروفِ جر

وہ حروف جو اسم پر داخل ہو کر اُس کے آخر کو ”جر“ دیتے ہیں،

حروف جرستہ ہیں جو اس میں آتے ہیں۔  
 بَاءُ تَاوُ کَافُ دَالُ ذَالُ ذِیالُ  
 رُبُّ حَاشَ مِنْ عَدُوِّ مَنْ مَنِ حَسْبُ

(۱) بَاءُ : جیسے مَرَبُّنَا بَزِينُ

(۲) تَاءُ : جیسے تَالِدُو دَظَبِ بْنِ حَامِدٍ

(۳) کَافُ : تَرَبُّدُ لَقَمَةٍ

(۴) دَالُ : جیسے اَلْیَتَابُ لِلْخَالِی

(۵) ذَالُ : جیسے وَاشِدٌ لَا فُتْرَانَ

(۶) ذِیالُ : مُذْنُو وَ مُنْذُو : جیسے مَا رَیْتُمْ فَاذَ شَجَرٍ : مَضْرُوبٌ :  
 مُنْذُو شَجَرٍ مَضْرُوبٌ

(۸) رُبُّ : جیسے رُبُّ طَائِبٌ مُجْتَمِعٌ نَفِیثٌ

(۹) حَاشَ : جیسے جَاءَ الصَّلَابُ حَاشَ لَیْلِ

(۱۰) مِنْ : جیسے سِرْتُ مِنْ دَهْوَرٍ وَ کَرْتِیْنِ

(۱۱) عَدَا : جیسے جَاءَ الضُّیُوفُ عَدَا خَی

(۱۲) فِی : جیسے اَلْکُتُبُ فِی الْمَحْفَظَةِ

(۱۳) عَنْ : جیسے رَمِیْتُ السَّیْمَ عَنْ نَمْرَیْنِ

(۱۴) عَلٰی : جیسے صَعَدَ تَرَبُّدٌ عَلٰی سَقْفِ

(۱۵) اِلٰی : جیسے ذَهَبَ طِفْلٌ اِلٰی مَدْرَسَةٍ

(۱۶) حَتّٰی : جیسے قَدِمَ اَنْحَا حَتّٰی لَمَشَدَ

(۱۷) خَلَا : جیسے ذَهَبَ اَنْتَ مِنْ خَلَا فِی

## حروف مشبہ بالفعل

یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، یہ چھ حروف ہیں:

إِنَّ ، أَنَّ ، كَانَ ، لَكِنَّ ، لَيْتَ ، لَعَلَّ -

- (۱) إِنَّ : جیسے إِنَّ تَرِيدُ اِتْلَعِنْدُ -
- (۲) أَنَّ : جیسے عَجَبْتُ أَنَّ بَكَرًا جَالِسٌ -
- (۳) كَانَ : جیسے كَانَ تَرِيدُ اَلْاَسَدَ -
- (۴) لَكِنَّ : جیسے حَضَرَ عَمْرُو لَكِنَّ تَرِيدُ غَايِبٌ -
- (۵) لَيْتَ : جیسے لَيْتَ خَالِدًا عَاصِمًا -
- (۶) لَعَلَّ : جیسے لَعَلَّ نَاصِرًا عَاقِبًا -

## مَا وَلَا مشبہتان بلیس

یہ دو حروف ما اور لا ہیں جو بلیس والے عمل کرتے ہیں جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا اور لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ -

## لاے نفی جنس

اس لا کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور اس کی خبر مرفوع ہوتی ہے جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَلَمْتُ فِي الدَّارِ - اگر اس لا کا اسم مفرد ہو تو فتح پر مبنی ہوتا ہے جیسے لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ - اگر لا کے بعد معرف ہو تو دوسرے معرف کے ساتھ لا کا تکرار ضروری ہو گا اور لا کوئی عمل نہیں کریگا اور وہ معرف مبتدا ہونے

کی وجہ سے مرفوت ہوگا جیسے لَا تُرِيدُ عَذَابِي ، عَذَابِي ، اور اُن کے لائے  
بعد نکرہ مفردہ ہو اور وہ سب سے روئے ساتھ تکرار ہو تو اسے پانچ اقسام  
پانچ اصناف میں ہوگا جیسے :

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .  
لَا حَوْلَ لِيْ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .

## حروف نداء

یہ حروف کسی کو پکارنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور یہ پانچ ہیں :

يَا ، اَيُّا ، هَيَّا ، اَيُّ ، ہمزہ مفتوحہ ۔

(۱) يَا : جیسے يَا كَلْبَةُ ، يَا رُسُلُوْا مَدِيْنَتُوْكُمْ عَنِيتْ وَسَلِّمْ

(۲) اَيُّا : جیسے اَيُّا عَبْدَ اللّٰهِ ، اَيُّا هَيَّا : جیسے هَيَّا قِصِيْ .

۳. اَيُّ : جیسے اَيُّ نَزِيْدُ . (۵) ہمزہ مفتوحہ : جیسے كُفُوْسِيْ .

نہ اور ہمزہ مفتوحہ تہریب کے یے : كَيَّا وَرَكْبِيْ جَمِيْدُ كَيْ يَے

جبکہ كَيَّا قَرِيْبٌ وَجِيْدٌ دُونُوْرُ كَيْ يَے ستوں ہوتا ہے ۔

## حروف غیر عاملہ

حروف غیر عاملہ کی سترہ قسمیں ہیں :

(۲) حروف کیباب

(۱) حروف تنبیہ

(۳) حروف تفسیر	(۴) حروف مصدریہ
حروف تھقیض	(۶) حروف توقع
(۷) حروف استفہام	(۸) حروف روع
(۹) تنوین	(۱۰) نون تاکید
(۱۱) حروف زائدہ	(۱۲) حروف شرط
(۱۳) حرف لولا	(۱۴) لام مفتوحہ
(۱۵) ما یعنی مادام	(۱۶) حروف عطف
(۱۷) تائے ساکنہ	

## حروف تنبیہ

یہ مخاطب سے غفلت دور کرنے کے لئے جملہ کے شروع میں آتے ہیں،  
یہ تین حروف ہیں،

آلَا ، اَمَّا ، هَا ۔

(۱) آلَا : جیسے آلَا لَا تَقْرَأُ ۔

(۲) اَمَّا : جیسے اَمَّا لَا تَكْتُبُ ۔

(۳) هَا : جیسے هَا بَكَرٌ مُجْتَهِدٌ ۔

## حروف ایجاب

وہ حروف جو جواب دینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں انہیں حروف  
ایجاب کہا جاتا ہے اور یہ چار حروف ہیں،

نَعَمْ ، بَلَى ، اَجَلٌ ، جَيِّدٌ ، اِنَّ ، رَاضٍ ۔



۱۔ نَعَمْ : جیسے قرآن مجید میں ہے : وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

۲۔ بَلَىٰ : جیسے قرآن مجید میں ہے : بَلَىٰ لَعَنُوا يَوْمَئِذٍ الْكَافِرِينَ

(۳۔ م۔ د) : اَجَلٌ : جبر اور ان : جیسے قرآن مجید میں ہے : اَجَلٌ

يَا جُنَّ يَا رِثَاجَہ

۶۔ اِنِّی : جیسے قرآن مجید میں ہے : اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ

## حروف تفسیہ

حروف تفسیر دو ہیں : آئی اور اُن ۔

(۱) آئی : جیسے وَاسْتَلِ الْقَزِيَّةَ اِلٰی اَهْلِ الْقَزِيَّةِ

(۲) اُن : جیسے قُلْتُ لَئِنْ اَقَامَ

## حروف مصدریہ

وہ حروف جو فعل کو مصدر کے معنی میں در دیتے ہیں انہیں حروف مصدریہ

کہا جاتا ہے ۔ اور یہ تین حروف ہیں : فَا ، اُن اور اَن ۔

(۱) مَا : جیسے وَصَّوْكَتْ عَلَيْهِمْ اَنْ يُّزَالِيَ بِمَا رَاجَبَتْ

(۲) اُن : جیسے فَرِيْدًا اَنْ تَقْتُلَا

(۳) اَن : جیسے عَلِمْتُ اَنَّهُ نَاسِحٌ

## حروف تخفضیض

وہ حروف جو کسی دم پر برائے تختہ کرنے (بجائے) اور تخریب دینے کے

آتے ہیں انہیں حروف تخفضیض کہا جاتا ہے ۔ اور یہ چار حروف ہیں :

- ہذا : انا : اور تو ما  
 ۱ : ہذا : جیسے ہذا صیغہ  
 ۲ : انا : جیسے انا تفسر  
 ۳ : تو : جیسے تو علی تھنت عمر  
 (۴) : تو : جیسے تو

## حرف توق

حرف توق صرف قد ج . جیسے قد قرء ، یکتا ب .

## حروف استفہام

- وہ حروف جو کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لئے آتے ہیں .  
 یہ دو حرف ہیں : ہمزہ ، ہل .  
 (۱) ہمزہ : جیسے انا ید جالس .  
 (۲) ہل : جیسے هل ذهب المجاہد .

## حرف ردع

حرف ردع صرف کذا ہے یہ حرف متکلم کو گفتگو سے روکنے کے لئے وضع کیا گیا ہے . جیسے کسی کو کہا جائے : اضرب بکرا . تو وہ کہے : کذا .

## تنوین

تنوین وہ ساکن فون سب پر دو تہ سے مناسبت سے حرکت سے  
اور یہ فعل پر داخل نہیں ہوتا۔

## تنوین کی اقسام

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) تنوین مکن

(۲) تنوین عوض

(۳) تنوین ترمز

(۴) تنوین تشکیر

(۵) تنوین تکرار

۱۔ تنوین مکن  
۲۔ تنوین تشکیر  
۳۔ تنوین تکرار

یہ تنوین اسم کے منصرف ہونے پر درست کرتی ہے، یعنی یہ اسم، سمیت  
کے تعاقب میں راسخ ہے اور مرابی ترکیبات کو قبول کرتا ہے جیسے نرینہ۔

## ۲۔ تنوین تشکیر

وہ تنوین جو اسم کے تکرار ہونے پر درست کرتی ہے جیسے صبر۔

## ۳۔ تنوین عوض

وہ تنوین سب جو مضاف ایہ کے بعد میں آتی ہے جیسے حینہ۔

اجینہ اذکون کذاں، اسی طریقت کو مکن، اور ساعشہ۔

## ۴۔ تنوین مفت بلہ

وہ تنوین جو کسی حرف کے مقابلے میں ہو ایسے مُنْصَبِحٌ کہ اَلْبَن  
نوٹ سام کی تنوین مُنْصَبِحُونَ (بن نہ کر سافر کے نون سے مقابلے میں)  
تنبیہ : مندرجہ بالا تنوین کو چاروں قسمیں اِثْم سے سات تیناں ہیں۔

## ۵۔ تنوین ترنم

وہ تنوین جو کسی حرف کے آخر میں ترنم کے آتی ہے۔ ایسے شامہ  
قول ہے : ہ

أَقْبَلَ الْيَوْمَ عَاذِلًا وَالْإِعْتَابُ  
وَقَوْلِي إِنَّ أَصْبْتُ لَقَدْ أَصَابُنْ

یہاں ضرورت شعری کے تحت اَلْإِعْتَابُ کو اَلْإِعْتَابُنْ اور أَصَابُ کو  
أَصَابُنْ پڑھا۔

## نون تاکید

وہ نون جو امرار منہ ارع کی الجہ کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ نون تاکیدی  
دو قسمیں ہیں : (۱) نون ثقیلہ (۲) نون خفیفہ

نون ثقیلہ مشدّد ہوتا ہے جبار نون خفیفہ ساکن ہوتا ہے۔

نوٹ : نون ثقیلہ و خفیفہ کے تفصیلی بیان کے لئے کتب سرف کی طرف  
رجوع کریں۔

## حروف زائدہ

حروف زائدہ آٹھ ہیں : اِنْ ، اَنْ ، مَا ، لَا ، مِنْ .

یاہ . لام ، کاف .

- (۱) اِنْ : جیسے مَا اِنْ تَرِیدُ قَارِئًا . (قرآن مجید)
- (۲) اَنْ : جیسے لَمَّا اَنْ اَکَلْتُ الثَّمَرَةَ . (قرآن مجید)
- (۳) مَا : جیسے اِذَا مَا صُنْتُ صُنْتُ . (قرآن مجید)
- (۴) لَا : جیسے مَا شَرِبَ تَرِیدُ وَلَا بَکُو . (قرآن مجید)
- (۵) مِنْ : جیسے مَا جَاءَنِي مِنْ اَحَدٍ . (قرآن مجید)
- (۶) بَاء : جیسے مَا عَمُرُوْا بِجَالِسٍ . (قرآن مجید)
- (۷) لَام : جیسے سَرِدَتْ لَكُمْ . (قرآن مجید)
- (۸) کاف : جیسے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ . (قرآن مجید)

## حروف شرط

حروف شرط تین ہیں : اِنْ ، لَوْ اور اَمَّا .

- (۱) اِنْ : جیسے اِنْ جِئْتَنِيْ جِئْتُكَ . (قرآن مجید)
- (۲) لَوْ : جیسے لَوْ يَذْهَبُ عُمْرُ لَهْلَاكَ . (قرآن مجید)
- (۳) اَمَّا : جیسے اَمَّا تَرِیدُ فَمُنْطَلِقٌ . (قرآن مجید)

## حرف لولا

یہ حرف بتاتا ہے کہ چونکہ پہلے جملے کا مضمون موجود ہے لہذا دوسرے



جنگل کے مضمون کی نفی ہے جیسے کَوْلَا عَلُوْا لِقَالِكَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتے تو  
عمر بلاک ہو جاتے۔ لیکن چونکہ علی تھے لہذا عمر بلاک نہیں ہو سکے۔

### لام مفتوحہ

یہ لام تاکید کے لئے آتا ہے جیسے لَزِيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عُمَرُو۔

لہذا عُمَرُو پر فضائل سے زیادہ

### مَا بمعنی مَا دَامَ

مَا جو مَا دَامَ کا معنی دے جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِيْرُ۔

میں کھڑا رہوں جتنا جب  
تک بیٹھا رہے گا۔

### حروف عطف

حروف عطف دس ہیں : واو ، فاء ، ثم ، حتی ، اِمَّا ، اَمْ ،  
لَا ، بَلْ ، لِيْکِنْ ، اَوْ۔

- (۱) واو : جیسے جَاءَ الْاَسْتَاذُ وَ التِّلْمِيْذُ۔ اس استاد اور شاگرد
- (۲) فاء : جیسے قَامَ بَكْرٌ فَعَسِرُو۔ بکر اور شاگرد کھڑے ہوئے
- (۳) ثم : جیسے جَلَسَ وَالِدٌ ثُمَّ وَلَدَ۔ باپ اور بیٹا بیٹھے
- (۴) حتی : جیسے مَاتَ وَ زِيْرٌ حَتّٰی مَلِكٌ۔ بادشاہ اور وزیر بیٹھے
- (۵) اِمَّا : جیسے نَصِيْرٌ اِمَّا قَاعِدٌ و اِمَّا قَائِمٌ۔ نصیر بیٹھا یا کھڑا
- (۶) اَمْ : جیسے اَقْلَمَ عِنْدَكَ اَمْ كِتَابٌ۔ (۱) (۲)
- (۷) لَا : جیسے نَامَ فَرِيْدٌ لَا نَاصِرٌ۔ (۳) (۴)
- (۸) بَلْ : جیسے مَا غَضِبَ مَلِكٌ بَلْ وَ زِيْرٌ۔ (۵) (۶)
- (۹) لِيْکِنْ : جیسے مَا جَاءَ عَامِرٌ لِيْکِنْ نَاصِرٌ۔ (۷) (۸)



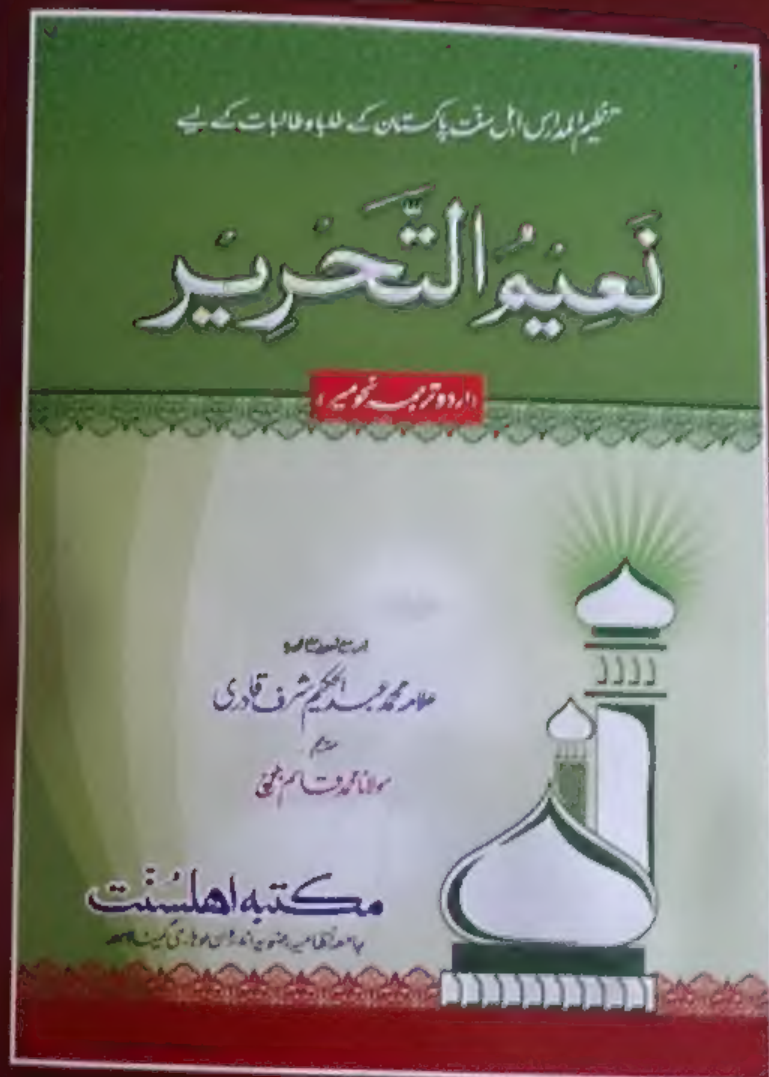
(۱۰) اَوْ : جیسے سَرَّأَيْتُ سَرَّجًا اَوْ فَرَسًا۔

تائے ساکنہ

یہ تار فعل ماضی کے ساتھ ملتی ہوتی ہے اور فاعل کے مؤنث ہونے پر دلالت کرتی ہے جیسے ضَرَبْتُ يَهْدً۔ جب اس تار کے ساتھ کوئی ساکن حرف مل جائے تو تار کو کسر دیتے ہیں اس لئے کہ قاعدہ ہے : اَلشَّائِنْ اِذَا حُرِّكَ بِالْكَسْرِ۔ ساکن کو جب بھی حرکت دی جاتی ہے تو کسر کی حرکت دی جاتی ہے جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔

### سوالات

- (۱) فعل کی اقسام کون کون سی ہیں ، نام اور مثالیں ذکر کریں ؟
- (۲) فعل مضارع کے اعراب کتنے ہیں اور وجوہ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی کتنی قسمیں ہیں ؟
- (۳) مضارع منصوب کب ہوتا ہے اور مجزوم کب ؟
- (۴) فعل لازم اور متعدی کی تعریف بیان کریں اور فعل متعدی کی اقسام بتائیں ؟
- (۵) افعال ناقصہ کون کون سے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے ؟
- (۶) افعال مقاربہ ، فعل تعجب اور افعال مدح و ذم کی تعریفیں ذکر کریں
- (۷) حروف کی کل کتنی اقسام ہیں ؟ نیز حروف جارہ کون کون سے ہیں ؟ اور کیا عمل کرتے ہیں ؟
- (۸) تنوین کی اقسام مع تعریفات بیان کریں اور مثالیں دیں ؟



مکتبہ اہلسنت

مکہ سنڈرو دکان نمبر ۱۰۰، مینسٹ  
لاہور